بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

فون نمبر ۴۹

رجسٹرڈ ایل نمبر ۵۲۵۴

خطبہ نمبر ۴

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ عَسٰٓی اَنْ یَّبْعَثَکَ رَبُّکَ مَقَامًا مَّحْمُوْدًا

روزنامہ الفضل ربوہ

یوم یکشنبہ

ایڈیٹر روشن دین تنویر

The Daily ALFAZL RABWAH

قیمت فی پرچہ ۱۲ پیسے

جلد ۵۷/۲۲ | ۱۱ تبلیغ ۱۳۴۷ ہش ۱۱ ذیقعدہ ۱۳۸۷ھ ۱۱ فروری ۱۹۶۸ء | نمبر ۳۰

ارشادات عالیہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام

دنیا اور اس کی شوکتیں یہاں ہی ختم ہو جاتی ہیں

اُس جہان کی نعمتوں اور خوشیوں کی کوئی بھی انتہا نہیں ہے

"کوئی شخص اللہ تعالےٰ کے ساتھ سچا تعلق پیدا نہیں کر سکتا جب تک باوجود اولاد کے بے اولاد نہ ہو۔ اور باوجود مال کے دل میں مفلس و محتاج نہ ہو۔ اور باوجود دوستوں کے بے یار و مددگار نہ ہو۔ یہ ایک مشکل مقام ہے جو انسان کو حاصل کرنا چاہیئے۔ اسی مقام پر پہنچکر وہ سچا خدا پرست بنتا ہے۔ یہ جو قرآن مجید میں فرمایا ہے کہ میں شرک نہیں بخشوں گا اس کا مفہوم نادانوں نے اتنا ہی سمجھ لیا کہ اس سے بت پرستی مراد ہے۔ نہیں اتنی ہی بات نہیں بلکہ اس سے وہ سب محبوب مراد ہیں جو انسان اپنے لئے بنا لیتا ہے۔ ایسے لوگ دیکھے گئے ہیں کہ جب انہیں ذرا بھی تکلیف یا مصیبت پہنچے یا کوئی اولاد مر جائے تو فوراً خدا تعالےٰ سے تعلق توڑ بیٹھتے ہیں اور شکوہ اور شکایت کرنے لگتے ہیں۔ یہ سخت مشرک اور اپنی جان پر ظلم کرنے والے ہیں۔ پس تم ایسے مت بنو اور اس قسم کے خیالات کو دل سے نکال دو اور اس کی ترکیب یہی ہے کہ نہایت خشوع اور خضوع کے ساتھ اپنی نمازوں میں دعائیں کرو اور اس کی توفیق چاہو۔

میں کھول کر کہتا ہوں کہ اگر کوئی شخص میری بیعت اس لئے کرتا ہے کہ اسے بیٹا ملے یا فلاں عہدہ ملے یعنی شرطی باتوں پر بیعت کرتا ہے۔ تو وہ آج نہیں کل نہیں ابھی الگ ہو جاوے اور چلا جاوے۔ مجھے ایسے آدمیوں کی ضرورت نہیں اور نہ خدا کو ان کی پروا ہے۔ یقیناً سمجھو اس دنیا کے بعد ایک اور جہان ہے جو کبھی ختم نہ ہوگا۔ اس کے لئے تمہیں اپنے آپکو تیار کرنا چاہیئے۔ یہ دنیا اور اس کی شوکتیں یہاں ہی ختم ہو جاتی ہیں۔ مگر اس کی نعمتوں اور خوشیوں کی کوئی بھی انتہا نہیں ہے۔

میں سچ کہتا ہوں کہ جو شخص ان باتوں سے الگ ہو کر خدا تعالےٰ کی طرف آتا ہے وہی مومن ہے اور جب ایک شخص خدا کا ہو جاتا ہے۔ تو پھر یہ کبھی نہیں ہو سکتا کہ خدا تعالےٰ اسے چھوڑ دے۔ یہ مت سمجھو کہ خدا ظالم ہے۔ جو شخص خدا تعالےٰ کے لئے کچھ کھوتا ہے۔ وہ اس سے کہیں زیادہ پا لیتا ہے۔ اگر تم خدا تعالےٰ کی رضا کو مقدم کر لو اور اولاد کی خواہش نہ کرو تو یقیناً اور ضروری سمجھو کہ اولاد مل جاویگی اور اگر مال کی خواہش نہ ہو تو وہ ضرور دیدے گا۔ تم دو کوششیں مت کرو کیونکہ ایک وقت دو کوششیں نہیں ہو سکتیں اور وہ یہ ہے کہ خدا تعالےٰ کو پانے کی سعی کرو۔"

(ملفوظات جلد نہم ص۱۱۵ و ص۱۱۶)

130

اخبار احمدیہ

۔ ربوہ ۱۰ فروری۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالےٰ بنصرہ العزیز کی صحت کے متعلق باہر سے آمدہ ۹ فروری کی اطلاع مظہر ہے کہ طبیعت اللہ تعالےٰ کے فضل سے اچھی ہے الحمد للہ۔ احباب حضور ایدہ اللہ تعالےٰ کی صحت و سلامتی کے لئے توجہ اور التزام سے دعائیں کرتے رہیں۔

۔ حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ مدظلہا العالی کچھ عرصہ کے لئے لاہور تشریف لے گئی ہیں۔ اور آخر فروری تک آپ کا وہاں قیام رہے گا طبیعت نسبتاً اب بہتر ہوتی جا رہی ہے۔ احباب حضرت سیدہ مدظلہا کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرماتے رہیں۔ آپ کا پتہ تا اطلاع ثانی مندرجہ ذیل ہوگا۔

معرفت ڈاکٹر مرزا مبشر احمد ۱۴۱ [illegible]
لاہور چھاؤنی

۔ ربوہ ۱۰ فروری۔ کل مسجد مبارک میں نماز جمعہ محترم مولانا ابو العطاء صاحب فاضل نے پڑھائی۔ آپ نے خطبہ جمعہ میں مقام خلافت کی عظمت و اہمیت اور اس کی عظیم الشان برکات پر بہت عمدہ پیرائے میں روشنی ڈالی۔

۔ ربوہ ۱۰ فروری محترم حافظ محمد رمضان صاحب فاضل بعارضہ فالج ان دنوں سخت بیمار ہیں اور حالت تشویشناک ہے۔ احباب دعا فرمائیں کہ اللہ تعالےٰ حافظ صاحب کو کامل صحت عطا فرمائے۔ آمین

۔ برادرم انور احمد صاحب ولد ڈاکٹر محمد احمد صاحب (مرحوم) آف عدن کا نکاح محترم مولانا ابو العطاء صاحب نے مکرمہ قمر جبیں روحی صاحبہ بنت مکرم شیخ عبد المجید صاحب وارنٹ آفیسر (تمغہ خدمت) پی۔ اے ایف سرگودھا سے دس ہزار روپیہ مہر پر مورخہ ۷/۲/۶۸ کو بعد نماز عصر مسجد مبارک ربوہ میں پڑھا۔ لڑکی محترم مولوی عبد اللطیف صاحب بہاولپوری کی پوتی ہے۔ احباب اس رشتہ کے بابرکت ہونے کے لئے دعا فرمائیں۔

(اشرف احمد ابن ڈاکٹر محمد احمد صاحب مرحوم آف عدن)

مجلس مشاورت

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ کی منظوری سے اعلان کیا جاتا ہے کہ امسال مجلس مشاورت انشاء اللہ تعالےٰ ربوہ میں ۵، ۶، ۷ اپریل ۱۹۶۸ء (بروز جمعہ، ہفتہ، اتوار) منعقد ہوگی۔ جماعتیں اپنی تجاویز بطور ایجنڈا حسب قواعد جلد از جلد ۲۹ فروری ۱۹۶۸ء تک بھجوائیں۔

(پرائیویٹ سیکرٹری)

سعود احمد پبلشر نے ضیاء الاسلام پریس ربوہ میں چھپوا کر دفتر الفضل دار الرحمت غربی ربوہ سے شائع کیا

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز کا احمدی مستورات سے اہم خطاب

اپنی اولادوں کی صحیح تربیت کرو۔ قرآن کریم پڑھنے پڑھانے کی طرف توجہ دو اور ہر طرح کی بدرسوم سے بچو

ربوہ ۲۲ر اکتوبر ۱۹۶۶ء سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الثالث ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز نے لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کے سالانہ اجتماع میں جماعت احمدیہ کی مستورات کو خطاب کرتے ہوئے جو تقریر فرمائی اس کا متن ذیل میں درج کیا جاتا ہے۔ (خاکسار سلطان احمد پیر کوٹی رکن شعبہ زود نویسی ربوہ)

تشہد تعوذ اور سورۃ فاتحہ کی تلاوت کے بعد فرمایا:-

مجھے چند دنوں سے بخار کی تکلیف ہے لیکن اس خیال سے کہ ایک طرف خدام والطفال اور دوسری طرف لجنہ اماء اللہ کی بہنیں سفر کی صعوبت اور تکلیف اٹھا کر خدا کے نام پر یہاں جمع ہوئی ہیں مجھے بھی

بخار کے باوجود

یہاں حاضر ہو کر بعض باتیں اپنی بہنوں کو کہنی چاہئیں اور خدام والطفال کے جلسہ میں چھوٹے بھائیوں اور بچوں کو کچھ کہنا چاہیئے۔ اطفال کے جلسہ میں تو میں ابھی تک نہیں جا سکا۔ لیکن خدام الاحمدیہ کی اقتصادی تقریب کے وقت میں چلا گیا تھا۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ

عورت اگر چاہے

تو اس طرح بھی اپنی زندگی کے دن گزار سکتی ہے۔ کہ اس کے قدم ہر لحظہ اور ہر گھڑی جنت کی زمین پر رہیں اور اگر وہ یہ نہ چاہے تو ایسی بدقسمت حورت اپنی زندگی کے دن اس طرح بھی گزار سکتی ہے کہ اس کے قدم جہنم کی زمین کے اوپر ساری عمر رہیں۔ یہ بھی ایک معنی ہیں اس حدیث کے جس میں فرمایا گیا ہے کہ ماؤں کے پاؤں کے نیچے جنت ہے۔ اسی سے یہ استدلال بھی ہوتا ہے کہ ماؤں کے پاؤں کے نیچے جہنم بھی ہے۔ اس حدیث میں نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جہاں ایک طرف تربیت اولاد کی طرف بڑے حسین پیرایہ میں ہمیں متوجہ کیا ہے وہاں دوسری طرف ہمیں یہ بھی بتایا ہے کہ اگر تم امن اور سکون کی زندگی حاصل کرنا چاہتی ہو۔ اگر تمہاری یہ خواہش ہے کہ

تمہاری اولاد تمہارے لئے خوشی کا موجب

بنے وہ تمہاری آنکھ کی ٹھنڈک ہو۔ وہ تمہارے دل کی راحت اور سکون ہو۔ اور دوسری طرف وہ اللہ تعالیٰ کی نگاہ میں ذریت طیبہ بھی ہو تو اس کے لئے ضروری ہے کہ تم ان احکام کی روشنی میں جو اسلام نے قرآن کریم میں آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم نے اپنی زندگی کے ہر لمحہ میں ہمارے سامنے پیش کئے ہیں عمل کرو۔

لجنہ اماء اللہ کا قیام اس غرض سے ہے کہ تا احمدی مستورات اور احمدی بہنیں اپنی زندگی منظم ہو کر اس طرح گزاریں کہ ان کے قدم ہمیشہ جنت کی زمین کو چھونے والے ہوں اور جہنم کی زمین اور جہنم کی آگ اور اس کی تپش اور اس کی تکالیف کا جھونکا تک بھی ان تک نہ پہنچنے پائے۔

میں آج بوجہ اپنی بیماری اور ضعف کے زیادہ تفصیل میں نہیں جاؤں گا۔ تاہم میں سمجھتا ہوں کہ مجھے بعض ضروری باتیں یہاں بیان کرنی چاہئیں۔

جہاں تک مالی قربانیوں کا تعلق ہے

احمدی بہنیں اس میں بہت تربیت یافتہ ہیں۔ اور اس میدان میں اللہ تعالیٰ نے انہیں بہت بلند اور ارفع مقام عطا کیا ہے خدا کرے کہ وہ نہ صرف ہمیشہ اس بلند مقام پر قائم رہیں بلکہ اس مقام کی رفعتوں میں ہمیشہ اضافہ ہوتا چلا جائے کیونکہ مالی قربانیوں کے لحاظ سے ایک ذمہ داری ہم پر یہ بھی عائد ہوتی ہے۔ کہ ہم اسلام کی ضرورتوں کی خاطر اور خدا کے نام کو بلند کرنے کے لئے مالی جہاد میں زیادہ سے زیادہ حصہ لیں۔ اور اس سلسلہ میں مستورات کا

ایک بڑا نمایاں حصہ مساجد کے لئے چندہ ہے

اور مساجد وہ جگہ ہیں جہاں اللہ تعالیٰ کے نام کو بلند کیا جاتا ہے اور ہر وقت اللہ تعالیٰ کی صدا بلند ہوتی ہے۔ لیکن اس کے علاوہ جو تربیتی ذمہ داری احمدی بہنوں پر عائد ہوتی ہے اس کی طرف ابھی تک پوری توجہ نہیں دی گئی شائد اس کا موقعہ ہی ان کو بہم نہ پہنچایا گیا ہو۔ یا شائد انہوں نے اس طرف توجہ دینا ضروری خیال نہ کیا ہو۔ لیکن ہمیں یہ غور کرنا چاہیئے کہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے جو یہ فرمایا کہ بچے پر دس سال کی عمر میں نماز فرض ہو جاتی ہے لیکن اس فرض کو

نماز کی عادت ڈالنے کے لئے

اگر اس سے بھی پہلے نہیں تو کم از کم سات سال کی عمر کو جب وہ پہنچے تو اس کو نماز کی طرف متوجہ کرتے رہنا چاہیئے۔ تا جب نماز فرض ہو تو وہ نماز کا عادی ہو چکا ہو۔ اور نماز سے پیار کرنے لگ چکا ہو۔ اور نماز کی محبت اس کے دل میں گڑ چکی ہو اور وہ ذہنی طور پر اس نتیجہ پر پہنچ چکا ہو کہ جب تک ہم

اللہ تعالیٰ کے حضور سجدہ ریز

نہیں ہوتے اور اس سے دعائیں نہیں مانگتے ہمیں اس دنیا میں بھی فلاح حاصل نہیں ہو سکتی۔ اور اخروی زندگی میں بھی ہم اس کی رضا کو حاصل نہیں کر سکتے۔ اسلام میں صرف نماز کو ہی مسلمان مرد اور مسلمان عورت پر فرض نہیں کیا گیا بلکہ اس کے علاوہ اور بھی بہت سے فرائض ہیں۔ جن میں سے ایک حصہ مالی قربانیوں اور مالی جہاد کا ہے۔ اس لئے جس طرح نماز فرض ہونے سے پہلے بچے کو وہ نماز پڑھائی جاتی ہے کہ جو ابھی اس پر فرض نہیں ہوتی (سات سال کے بچے پر ظہر کی نماز۔ عصر کی نماز۔ مغرب عشاء اور فجر کی نمازیں فرض نہیں۔ جب ہم ان کو یہ نمازیں پڑھاتے ہیں تو وہ فرض

تو نہیں پڑھ رہے ہوتے۔ اللہ تعالیٰ نے ان پر ان نمازوں کو بھی فرض ہی نہیں کیا۔ اسی طرح مالی میدان میں بھی بچوں کو اس کی عادت ڈالنی چاہیئے تا وہ ان قربانیوں میں جو خدا کی توحید کے قیام اور اشاعتِ اسلام اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت دلوں میں ڈالنے کے لئے دی جا رہی ہیں۔ ان میں بچپن ہی میں طوعی اور نفلی طور پر حصہ لینے لگ جائیں

ہماری جماعت میں جماعتی نظام کے لحاظ سے

مالی قربانی بطور فرض اس وقت عائد ہوتی ہے

جب کوئی شخص کمانے لگ جاتا ہے یا بلوغت کے بعد جیب خرچ کی شکل میں اس کے پاس کوئی رقم ہوتی ہے۔ بعض خاندانوں میں یہ رواج ہے کہ وہ پڑھنے والے بچوں کو جیب خرچ کے طور پر کچھ رقم دیتے ہیں اگر وہ بچے ہوش سنبھال چکے ہوتے ہیں یا ذہنی بلوغت کو پہنچ چکے ہوتے ہیں تو وہ یہ سمجھتے ہیں کہ مالی قربانی ایک فرض ہے، اور اس فرض میں ہمیں بھی حصہ لینا چاہیئے۔ ہمارے ملک میں اور

اسلامی معاشرہ میں

عورت زیادہ تر کمانے والے میدان میں داخل نہیں ہوتی اِلَّا مَا شَاءَ اللّٰہ۔ اب بعض ضرورتوں کے مطابق اور بعض غلط قسم کی نقلوں کی وجہ سے ہماری عورتیں بھی نوکری کی طرف ضرورت سے زیادہ متوجہ اور مائل ہو رہی ہیں۔ میں اس بات کے متعلق اس وقت کچھ نہیں کہنا چاہتا۔ میں اس وقت صرف یہ بتا رہا ہوں کہ مرد یا عورت جب کمانے لگ جاتی ہے تو اس پر اپنی آمد کا سولہواں حصہ (اگر اس نے وصیت نہیں کی یا کم از کم دسواں حصہ (اگر اس نے وصیت کی ہے) بطور چندہ دینا لازمی ہے۔ جس طرح نماز اور دوسرے فرائض ہیں۔ اسی طرح ایک احمدی پر

مالی قربانی بھی بطور فرض کے عائد ہے

اس پر فرض ہے کہ وہ اگر موصی یا موصیہ نہیں تو اپنی آمد کا سولہواں حصہ اور اگر موصی یا موصیہ ہے تو اپنی آمد کا کم از کم دسواں اور زیادہ سے زیادہ تیسرا حصہ اشاعتِ اسلام اور اعلائے کلمۃ اللہ کے لئے جماعت کے بیت المال میں جمع کرائے۔ پھر نظام کے مطابق ایک مجلس شوریٰ کے موقعہ پر جماعت کے نمائندے خرچ کرنے کے متعلق کچھ سفارشات کرتے ہیں۔ اور ان نمائندوں کے فیصلوں کے مطابق وہ رقم خرچ کی جاتی ہے۔ چونکہ اسلام کا یہ بنیادی حکم ہے کہ فرائض سے کچھ زیادہ خرچ کرو۔ تاتم

اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کو زیادہ سے زیادہ حاصل کر سکو

اس لئے ہماری جماعت میں حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے علاوہ فرض چندوں کے بہت سے نفلی چندوں کی بھی تحریک کی ہوئی ہے۔ ان میں سے ایک چندہ یعنی چندہ تحریکِ جدید گو نفلی ہے۔ لیکن ضرورت کے مطابق شائد وہ فرض کے قریب قریب پہنچا ہوا ہے۔ اس کی مثال سنتوں کی سی ہے۔ جو ہیں تو نوافل لیکن وہ

نفل کی نسبت فرض کے زیادہ قریب

ہیں نظر آتی ہیں کیونکہ انہیں ادا کرنے کی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم نے بڑی تاکید فرمائی ہوئی ہے۔ پھر چندہ تحریکِ جدید کے علاوہ چندہ وقفِ جدید ہے۔ ان کے علاوہ آپ بہنوں کو ان چندوں میں بھی حصہ لینا پڑتا ہے جو خاص طور پر لجنہ اماء اللہ کی تحریک پر جمع کئے جاتے ہیں۔ جیسا کہ مختلف

131

مساجد کے بنانے میں آپ بہنوں نے قابلِ رشک حصہ

لیا ہے۔ قابلِ رشک اس معنی میں کہ ہم جو مرد ہیں ہمارے دلوں میں بھی یہ خیال پیدا ہوتا ہے کہ ہم اس ثواب سے کیوں محروم رہے کہ فلاں جگہ پر ایک مسجد بن رہی تھی۔ جس کے میناروں سے خدائے واحد و یگانہ کا نام بلند ہونا تھا اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم کی افضل ترین اور ارفع نبوت کا اعلان ہونا تھا۔ ہم نے اس کے بنانے میں حصہ نہ لیا۔ ہم ثواب سے محروم رہے۔ اور سارا ثواب آپ نے اپنی جھولیوں میں سمیٹ لیا۔

بہر حال اس قسم کے قابلِ رشک چندے بھی آپ بہنیں ادا کرتی ہیں۔ لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ایک جہت ایسی ہے، جس کی طرف آپ نے ابھی تک کوئی توجہ نہیں دی۔ اور وہ یہ ہے کہ جس طرح

سات سال کی عمر میں

بچوں کو (جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے) نفلی نماز اس لئے پڑھائی جاتی ہے یا پڑھائی جانی چاہیئے تاکہ جب نماز بطور فرض ان پر عائد ہو تو وہ بشاشت کے ساتھ اور دلجمعی کے ساتھ اور دل لگاؤ کے ساتھ اور اللہ تعالیٰ کی محبت کے ساتھ اس نماز کو ادا کریں۔ اسی طرح بچوں کو مالی تحریکوں کی طرف بھی متوجہ کرنا چاہیئے اس میں شک نہیں کہ بعض خاندان اپنے بچوں کی طرف سے بھی چندہ وقفِ جدید یا چندہ تحریکِ جدید لکھواتے ہیں اور بعض خاندان ایسے بھی ہیں کہ جو اپنے بچوں کو تحریک کرتے رہتے ہیں اور ہماری طرف سے جو جیب خرچ تمہیں ملتا ہے۔ اس میں سے تم خدا تعالیٰ کی راہ میں بھی کچھ دیا کرو۔ لیکن عام طور پر اس طرف ابھی توجہ نہیں کی جاتی۔

میں نے اس سلسلہ میں حال ہی میں اپنے بچوں سے اپیل کی ہے کہ وہ وقفِ جدید کا بوجھ اٹھائیں اور

ہر بچہ کم از کم اٹھنی ماہوار وقفِ جدید میں دے

چونکہ اس وقت وقفِ جدید کے سال کا اختتام ہے۔ اس لئے میں نے سالِ رواں میں پچاس ہزار روپیہ لڑکوں اور لڑکیوں پر مقرر کیا ہے۔ میں نے ان سے کہا ہے کہ وہ پچاس ہزار روپیہ کی رقم جمع کریں۔ تاہم وقفِ جدید کے کام کو پھیلا سکیں اور اسے وسعت دے سکیں۔ اگر تمام احمدی بچے جو آپ کی گودوں میں پلتے ہیں۔ تمام احمدی بچے جن کی تربیت کی ذمہ داری آپ پر ہے اس طرف متوجہ ہوں۔ اگر آپ ان کی ذہنی تربیت اس رنگ میں کر دیں کہ وہ کم از کم اٹھنی ماہوار خدا تعالیٰ کی راہ میں وقفِ جدید کے کاموں کے لئے خود جماعت کو پیش کریں۔ تو میں سمجھتا ہوں کہ وقفِ جدید کا سارا بجٹ ان بچوں کے چندوں سے پورا ہو سکتا ہے۔ لیکن اس طرف پوری توجہ کی ضرورت ہے اور بچوں کے ذہنوں میں اس کام کی اہمیت بٹھانے کی ضرورت ہے۔ اور بچوں کے ذہنوں میں آپ وقفِ جدید کی اہمیت بٹھا نہیں سکتیں جب تک خود آپ کے ذہن میں وقفِ جدید کی اہمیت نہ بیٹھی ہو۔

حضرت مصلح موعود رضی اللہ عنہ نے اپنی بیماری سے کچھ ہی عرصہ قبل وقف جدید کی تحریک کو شروع کیا تھا۔ اور پھر بوجہ بیماری حضور اپنی زندگی میں اس طرف زیادہ ذاتی توجہ نہیں دے سکے۔ جیسے حضور نے تحریک جدید کی طرف توجہ فرمائی۔ تحریک جدید کو حضور نے بڑی توجہ اور محنت اور وقت دیکر اپنے پاؤں پر کھڑا کر دیا تو پھر اسے نظام کے سپرد کیا اور نظام کو کہا کہ اسے سنبھالو اور اس کام کو چلاؤ اور چونکہ یہ نئی بنائی چیز تھی۔ اور انتظامی لحاظ سے اپنی بلوغت کو پہنچ چکی تھی اور اپنی مضبوطی کو حاصل کر چکی تھی۔ اس لئے اس کے چلانے میں نظام کو کوئی دقت پیش نہیں آئی۔

پھر آپ نے

وقف جدید کے کام کو شروع کیا

اور اس کی تحریک جماعت میں کی۔ جماعت سے آپ نے واقفین بھی مانگے اور پھر واقفین اور دیگر اخراجات کے لئے روپیہ بھی مانگا اور آپ کا خیال تھا کہ آپ اس سکیم اور اس منصوبہ میں آہستہ آہستہ دست دیتے چلے جائیں گے اور اس طرح اُس کام کو پورا کر دیں گے جو اس وقت حضور کو نظر آ رہا تھا۔ اور حضور چاہتے تھے کہ اسے پورا کر دیں۔ بہر حال آپ نے شروع میں دس ہزار روپیہ کی جماعت سے اپیل کی لیکن بعد میں جلد ہی حضور بیمار ہو گئے اور اس وجہ سے حضور اس سکیم کی ذاتی طور سے نگرانی نہ فرما سکے۔ لیکن یہ کام خود بخود جاری رہا اور اب اس کا سالِ رواں کا بجٹ ایک لاکھ ستر ہزار روپیہ کے قریب ہے اگر حضور بیمار نہ ہوتے اور اس سکیم کی طرف حضور ذاتی توجہ دیتے رہتے تو مجھے یقین ہے کہ سات آٹھ سال کے اندر ہی یہ تحریک اپنے پاؤں پر کھڑی ہو جاتی اور جس طرح حضور نے تحریک جدید کو اپنے پاؤں پر کھڑا کرنے کے بعد اسے تحریک جدید انجمن احمدیہ کے سپرد کیا۔ اسی طرح اس تحریک کو بھی حضور اپنے پاؤں پہ کھڑا کرنے کے بعد وقف جدید انجمن احمدیہ کے سپرد کرتے اور جیسا کہ تحریک جدید کے سلسلہ میں ہوا آپ بطور خلیفہ عام نگرانی اس کی کرتے رہتے۔ (عام نگرانی خلیفہ کے فرائض میں سے ہے اور حضور تفاصیل میں گئے بغیر اس کی نگرانی فرماتے رہے لیکن جیسا کہ تحریک جدید کے شروع میں یہ دستور تھا کہ حضور اسکے متعلق چھوٹے چھوٹے فیصلے بھی خود ہی فرمایا کرتے تھے۔ وقف جدید کے سلسلہ میں اپنی بیماری کی وجہ سے حضور ایسا نہ کر سکے) لیکن چونکہ وقف جدید شروع میں ہی حضور کی ذاتی نگرانی اور توجہ سے محروم ہو گئی اس لئے اس کا یہ نتیجہ ہوا کہ جو عظیم کام اس تحریک نے کرنا تھا وہ پورا نہیں ہو سکا۔ اور اب اللہ تعالیٰ کی منشاء اور اس کے اشارہ سے میں نے وقف عارضی کی تحریک کو جاری کیا اور سینکڑوں مقامات پر واقفین عارضی کے وفود پہنچے اور انہوں نے مرکز میں رپورٹیں بھجوائیں تو پتہ چلا کہ وقف جدید کی تحریک کس غرض سے جاری کی گئی تھی اور یہ کہ نگرانی میں غفلت کے نتیجہ میں جماعت کو کس قدر نقصان اٹھانا پڑا ہے کیونکہ

سینکڑوں جماعتیں اس وقت ایسی ہیں

کہ جہاں تربیت کے لحاظ سے بہت کمزوری اور کمی اور نقص پایا جاتا ہے اور ان کی طرف فوری توجہ دینا ضروری ہے۔ اور تربیت زیادہ تر اعلاوہ پڑھے لکھوں کے بچوں کو ہی دی جاتی ہے۔ بڑے جو ہیں وہ تو مختلف جلسوں میں اور ذیلی تنظیموں کے کاموں میں شامل ہو کر ایک حد تک تربیت حاصل کرتے رہتے ہیں اور ان خطوط پر تربیت حاصل کرتے رہتے ہیں جن خطوط پر جماعت اپنی نسلوں کی تربیت کرنا چاہتی ہے لیکن وقف عارضی کے وفود کی رپورٹوں کے نتیجہ میں بعض ایسی جماعتیں بھی میرے علم میں آئیں جہاں ایک شخص بھی ایسا موجود نہیں جو آگے کھڑا ہو کر نماز باجماعت پڑھا سکے۔ ایک جماعت کے متعلق وفد نے بتایا کہ پہلے وہاں پڑھے لکھے لوگ بھی موجود تھے (بعض مقامات پر صحابہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام میں سے بعض بزرگ موجود تھے) جو تربیت کی طرف کافی توجہ دیتے رہے۔ لیکن بعد میں یوں ہوا کہ جو صحابہ تھے وہ تو فوت پا گئے اور جو پڑھے لکھے لوگ تھے وہ اپنی نوکریوں کے سلسلہ میں گاؤں سے باہر چلے گئے اور اب اس جماعت میں ایک بھی ایسا آدمی موجود نہیں جو نماز باجماعت پڑھا سکے اور امام بن سکے۔ کیونکہ اس جماعت کے کسی آدمی کو قرآن کریم کی چھوٹی چھوٹی سورتیں بھی یاد نہیں۔ نہ انہیں سورۃ فاتحہ آتی ہے۔ نہ دوسری دعائیں آتی ہیں۔ نماز سے وہ بالکل بے بہرہ ہیں قرآن کریم کا وہ علم نہیں رکھتے اور اس طرح وہ جماعت جو ایک وقت میں کافی متحد۔ کافی قربانی دینے والی۔ خدا تعالیٰ کے لئے غیرت رکھنے والی اور محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ محبت اور پیار رکھنے والی تھی آج اس حالت میں ہے کہ اگر اس کو فوراً سنبھالا نہ گیا تو حقیقتاً وہ ہلاکت اور موت کا منہ دیکھے گی۔ پس علاوہ اور بہت سے مقاصد کے اس مقصد کیلئے بھی وقف جدید کو جاری کیا گیا تھا۔ لیکن یہ جیسا کہ میں نے بتایا ہے۔ حضور بیمار ہو گئے اور اس طرف زیادہ ذاتی توجہ نہ دے سکے نتیجہ یہ ہوا کہ وقف جدید ابھی تک اپنے پاؤں پر کھڑی نہیں ہوئی۔ اس کے لئے ہمارے پاس

کم از کم ایک ہزار واقف ہونے چاہئیں

کیونکہ ہماری رجسٹرڈ جماعتوں کی تعداد اس وقت ایک ہزار ہے۔ (ویسے تو میں نے ابھی پورا جائزہ نہیں لیا) لیکن صرف منٹگمری کے ضلع میں چالیس کے قریب ایسی جگہیں ہیں قصبے بھی اور دیہات بھی۔ جہاں احمدی موجود ہیں لیکن وہاں جماعتی تنظیم موجود نہیں۔ میں ان چیزوں کا بھی آہستہ آہستہ پتہ لگا رہا ہوں۔ لیکن اگر ہم فی الحال لنگوں کو نظر انداز بھی کر دیں۔ تب بھی ایک ہزار واقف ہونے چاہئیں۔ لیکن اس وقت کم و بیش اسی واقف ہیں جو ہمارے پاس ہیں ۹۲۰ واقف ہمیں اور چاہئیں یہ واقفین اللہ تعالیٰ آسمان سے تو نہیں اتارے گا۔ بلکہ یہ واقف وہ ہوں گے جو آپ کی گودوں میں پلتے رہے ہیں یا اب پل رہے ہیں۔ اگر آپ نے اس طرف توجہ نہ کی اور اپنے بچوں کو وقف جدید کے میدان میں زندگیاں وقف کرنے کی تحریک نہ کی تو یہ اہم اور ضروری تحریک ناکامی کا منہ دیکھے گی۔ خدا نہ کرے اللہ تعالیٰ نے آج تک ہمیں ناکامیوں سے بچایا ہے اور میں یقین رکھتا ہوں کہ وہ اس موقع پر بھی ہمیں ناکامیوں سے بچائے گا۔ لیکن پھر وہ کوئی اور مائیں ہوں گی جن کے گودوں کے پالے آئیں گے اور وقف جدید کو سنبھالیں گے۔ اور آپ انہیں اس سے محروم ہو جائیں گی۔ پس اس طرف لجنہ اماء اللہ مرکزیہ کو بھی اور ہر احمدی بہن کو بھی ذاتی طور پر توجہ کرنی چاہیئے اور اپنے اپنے مقامات پر تحریک کرنی چاہیئے کہ وقف جدید کے لئے نوجوان یا بڑی عمر کے ریٹائرڈ آدمی اپنے نام پیش کریں۔

میں نے ایک تحریک یہ بھی کی تھی

کہ ریٹائرڈ آدمی جن کی صحتیں اچھی ہیں اور پانچ یا دس سال تک اپنی صحت کے لحاظ سے وہ مزید کام کرنے کے قابل ہوں وہ بھی وقف جدید میں کام کریں تاہم ایسے لوگوں سے وقتی ضرورت کو پورا کر لیں اور بعد میں آہستہ آہستہ ہمیں مستقل زندگی وقف کرنے والے وقف جدید میں ملتے رہیں اور ہمارے اس کام میں کوئی

رخنہ پیدا نہ ہو۔ اس تحریک کے نتیجہ میں کچھ خطوط تو مجھے ملے ہیں لیکن میں سمجھتا ہوں کہ ایسے لوگوں نے بھی ابھی اس طرف پوری توجہ نہیں کی۔ آپ گھر کی مالکہ ہیں۔ خدا تعالیٰ کی نگاہ میں بھی کہ گھر کے نظام کی ذمہ داری خدا تعالیٰ نے آپ پر ڈالی ہے اور دنیا کی نگاہ بھی آپ کو گھر کی مالکہ سمجھتی ہے۔ پھر آپ اپنے گھر کی فضا کو اس طرح کیوں نہیں بناتیں کہ اس وقت سلسلہ حقہ کو جس قدر واقفین کی ضرورت ہے وہ وقفِ جدید کے لئے مل جائیں۔ اگر واپس جا کر آپ اس کا چرچا کریں اپنے گھر میں بھی۔ اپنے ہمسائے کے گھر میں بھی۔ اپنی جماعت کے گھروں میں بھی تو کوئی وجہ نہیں کہ ہمیں جلد سے جلد زیادہ سے زیادہ تعداد میں واقفین وقف جدید نہ مل جائیں۔

دوسری ضرورت پیسہ کی ہے

جیسا کہ میں نے کہا ہے کہ میری دلی خواہش یہ ہے اور میں سمجھتا ہوں کہ آپ کے دل میں بھی یہ تڑپ پیدا ہوگی کہ دنیا کس شان سے یہ نظارہ دیکھے گی اور کس رشک کے ساتھ یہ نظارہ دیکھے گی کہ احمدی مستورات نے عیسائیت کے گڑھ میں وہاں جہاں توحید کے خلاف اس قسم کے نظرئے پائے جاتے ہیں کہ جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں یہ فرمایا ہے کہ قریب ہے کہ اس کے نتیجہ میں آسمان اپنی جگہ کو چھوڑ دے اور زمین پر آ پڑے اور اس طرح زمین و آسمان تباہ ہو جائیں۔ کیونکہ ان قوموں کے نظریات اس غرض کے بالکل مخالف اور اس کی ضد ہیں جو ان کی پیدائش کی تھی۔ ان کا ایک حصہ تو خدا تعالیٰ کا منکر ہو چکا ہے اور دہریت ان کا مذہب ہے اور ایک حصہ وہ ہے جو ابھی دہریہ تو نہیں ہوا لیکن انہوں نے ایک ماں جائے کو اپنا خدا بنا لیا ہے اور وہ اس کے آگے اپنی ناک رگڑتے اور دعائیں کرتے اور حاجت براری کی اس سے امید رکھتے ہیں۔ ان جگہوں پر آپ نے قربانی دے کر جو مساجد بنائی ہیں ان مساجد کو آباد کرنے کے لئے ہمیں تحریک جدید کے واقف چاہئیں پھر یہاں ملک میں کام کرنے کے لئے وقفِ جدید کے واقف چاہئیں۔ پس آپ کوشش کریں کہ آپ کی گود میں پلنے والے اسلام کے ہر میدان میں مجاہد بنیں۔ اگر میں جہاد کہوں تو کئی بیوقوف اعتراض کرنے لگ جاتے ہیں کہ پتہ نہیں جہاد سے ان کا کیا مطلب ہے۔ ایک طرف وہ ہم پر یہ اعتراض کرتے ہیں کہ ہم تلوار کے جہاد کے منکر ہیں اور کافر ہیں اور دوسری طرف جب ہم قرآن کریم کے جہاد کا نام لیتے ہیں تو اعتراض کرتے ہیں۔ دیکھو یہ کوئی سیاسی جماعت ہے جو عیاشی کر رہی ہے پتہ نہیں کہ یہ حکومت کا تختہ کب الٹ دے۔

ہمیں دنیوی حکومتوں سے کیا غرض اور واسطہ

ہمیں تو خدا تعالیٰ کی حکومت کا قیام مدِ نظر ہے تا زمین کے چپہ چپہ پر زمین کے بسنے والوں میں اللہ تعالیٰ کی محبت اور اس کے رسول محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی محبت قائم ہو جائے۔ دنیا دنیا والوں اور دنیا داروں کو مبارک ہو ہمارے دل میں تو اللہ تعالیٰ نے دنیا کی محبت ٹھنڈی کر دی ہے۔ ہمیں دنیا سے کوئی غرض نہیں۔ ہمیں دنیا کا کوئی لالچ نہیں۔ ہمیں دنیا کی وجاہتوں۔ اس کے اقتدار اور عزتوں میں کوئی دلچسپی نہیں ہے۔ ہمیں تو اللہ تعالیٰ کی محبت کے قیام میں دلچسپی ہے۔ ہمیں تو قرآن کریم کی اشاعت میں دلچسپی ہے۔ ہمیں تو محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کے اسوہ حسنہ کو۔ اس پیارے وجود کی محبت کو دنیا کے دلوں میں قائم کرنے سے محبت ہے۔ دنیا کے ساتھ ہماری کوئی دلچسپی نہیں تو میں "ہر میدان میں مجاہد بنیں" کے الفاظ بول رہا ہوں جہاد کا لفظ نہیں بول رہا تا کوئی بیوقوف یا کوئی شرارتی اس فقرہ پر اعتراض نہ کرے۔ جیسا کہ مجھے ابھی معلوم ہوا ہے کہ لجنہ اماء اللہ کے جلسہ میں صدر لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے جو تقریر کی تھی اس میں انہوں نے اس قسم کے مضمون کو بیان کر کے جہاد کا لفظ استعمال کیا تو اب بعض لوگ یہ تحقیق کر رہے ہیں کہ لجنہ اماء اللہ کی تحریک کا وہ کونسا حصہ ہے جو اس وقت ایٹم بم بنا رہا ہے۔ لجنہ اماء اللہ اس دنیا کو تباہ کر رہی ہے حالانکہ ہم اس دنیا کو تباہ کرنے کے لئے پیدا ہی نہیں ہوئے۔ ہم تو دنیا کو زندہ کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ ہم تو مُردہ رُوحوں کو جلا دینے کے لئے پیدا ہوئے ہیں۔ ہم تو ان لوگوں کو جنہوں نے ابھی اپنی زندگی کا مقصد نہیں پایا ان راستوں کی نشان دہی کرنے کے لئے پیدا ہوئے ہیں کہ جو راستے انہیں خدا تعالیٰ کی رضا کی طرف لے جانے والے ہیں۔

بہرحال جماعتِ احمدیہ کے لئے اشاعتِ اسلام کے لئے مجاہدہ اور قرآن کریم کی اشاعت کے

مجاہدہ کے بہت سے میدان ہیں

اور ہر میدان کے لئے ہم ہر احمدی مرد اور عورت سے وقف کی قربانی مانگتے ہیں اور چاہتے ہیں کہ وہ ہمیں ہر میدانِ مجاہدہ میں کچھ ایسے فدائی اور جاں نثار مہیا کریں جن کی اس وقت ہمیں ضرورت ہے اور جو خدا تعالیٰ کے لئے اور اس کے رسول (صلے اللہ علیہ وسلم) کے لئے اپنی زندگیوں کو وقف کرنے والے ہوں۔ یہ وقف کرنے والے آپ کی گودوں کے پالے ہیں۔ آپ ان کو ایسے رنگ میں پالیں اور تربیت دیں کہ وہ میدانِ مجاہدہ میں بشاشت کے ساتھ۔ میدانِ مجاہدہ میں بے نفسی کے ساتھ۔ میدانِ مجاہدہ میں فدائیت اور ایثار کے ساتھ۔ خدا تعالیٰ کی محبت کے جنون کے ساتھ کُود دیں اور اسلام کے نام کو اکنافِ عالم تک پہنچانے کی جو مہم اللہ تعالیٰ نے شروع کی ہے اس کی کامیابی اور فتح کے دن اپنی کوششوں اور دعاؤں کے نتیجہ میں قریب سے قریب تر لاتے چلے جائیں۔

غرض اپنے بچوں کو وقفِ جدید میں اٹھنّی ماہوار دینے کی طرف بھی توجہ دلائیں۔ بہتر یہی ہے کہ جو خرچ آپ انہیں دیں انہیں اس طرف متوجہ کریں اور مائل کریں اور اس کے لئے تیار کریں کہ وہ اپنے اس جیب خرچ میں سے

اٹھنّی ماہوار وقفِ جدید کے چندہ میں دیا کریں

لیکن جیسا کہ میں نے اپنے کسی خطبہ میں یا اپنی کسی تقریر میں کہا تھا کہ اگر بعض گھرانے مالی اور اقتصادی لحاظ سے کمزور ہوں۔ مثلاً آٹھ دس بچے ہوں اور ہر بچہ اٹھنّی ماہوار نہ دے سکتا ہو تو صرف ایسے خاندانوں کو اس ثواب میں شامل کرنے کے لئے یہ اجازت دی گئی ہے کہ اس قسم کے خاندان کے سارے بہن بھائی مل کر اٹھنّی ماہوار وقفِ جدید کے لئے دیا کریں۔ جیسا کہ میں نے ابھی بتایا ہے کہ میرے دل میں شدید تڑپ پائی جاتی ہے اس بات کی کہ ہمارے احمدی بچے (لڑکے اور لڑکیاں) مل کر وقفِ جدید کے مالی بوجھ کو اپنے کندھوں پر اٹھا لیں اور دنیا کو بتائیں کہ آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں چھوٹے مسلمان بچوں نے باوجود چھوٹی عمر ہونے کے میدانِ جہاد میں حصہ لیا۔ جب کافروں نے تلوار سے مسلمانوں کو اور اسلام کو مٹانا چاہا تو وہ بچے تلوار لے کر میدان میں کُود دے اور انہوں نے اپنی جانیں خدا تعالیٰ کے حضور پیش کر دیں تو اب جبکہ تلوار کے جہاد کا زمانہ نہیں بلکہ قلم اور تقریر کے جہاد کا زمانہ ہے اور مخالف اپنے وعظوں میں اور اپنی تقاریر میں اور اپنی تحریروں میں

اسلام پر ہر ناجائز اور ہر کمینہ حملہ کر رہا ہے ہم (احمدی بچے) بھی پیچھے نہیں رہے بلکہ اس جہاد میں اپنے بڑوں کے ساتھ حصّہ لے رہے ہیں۔ اس وقت ہم ہی وہ لوگ ہیں جن کو اللہ تعالےٰ نے کھڑا کیا ہے اور کہا ہے کہ تم اُٹھو اور دُنیا کا مقابلہ کرو اور اسلام کو دنیا میں دوبارہ غالب کرو۔

غرض

ہمارے بچّوں کو یہ ثابت کرنا چاہیئے

کہ جس طرح ہمارے پہلوں نے اپنا سب کچھ خدا اور اس کے رسول کے قدموں میں نچھاور کر دیا اسی طرح ہم بچّے بھی اپنا سب کچھ خدا اور اس کے رسول کے قدموں میں نچھاور کرنے کے لئے تیار ہیں۔ ہم رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ کے بچّوں سے پیچھے نہیں رہے۔ ہم اپنا سب کچھ (جب بھی مطالبہ کیا جائے) خدا تعالےٰ کی راہ میں قربان کرنے کے لئے تیار رہیں۔ اگر آپ اپنے بچّوں کو اس قسم کی تربیت دے دیں گی تو ایک طرف جماعت کی ضرورتیں پوری ہو جائیں گی اور دوسری طرف اللہ تعالےٰ کی مزید رحمتوں اور فضلوں اور برکتوں کی آپ وارث ہوں گی۔ پھر ان بچّوں کی دینی لحاظ سے بھی اچھی تربیت ہو جائے گی۔ یہ بچّے اسی دُنیا میں آپ کے لئے ایک ایسی زمین اور ایسا آسمان پیدا کریں گے کہ جن میں جب آپ زندگی گزاریں گی تو آپ کہہ سکیں گی کہ محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے سچ کہا ہے کہ اگر تم چاہو تو ایسی زندگی گزار سکتی ہو کہ تمہارے قدم ہمیشہ جنّت میں رہیں وہ جہنّم کی طرف بڑھنے والے نہ ہوں۔

ایک اَور بات جو میں اس وقت اپنی بہنوں سے کہنا چاہتا ہوں وہ یہ ہے کہ میں نے قرآنِ کریم سیکھنے۔ قرآن کریم سکھانے۔ قرآن کریم سمجھنے اور لوگوں کو اس قابل بنانے کہ قرآن کریم سمجھنے لگیں اور قرآن کریم کے معارف اور اس کے دلائل اور اس کے براہین پر عبور حاصل کرنے کے لئے

ایک مہم تعلیم القرآن کے نام سے جاری کی تھی

حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کو کہ جن کی طرف ہم میں ہر ایک بڑے فخر کے ساتھ منسوب ہوتا ہے اللہ تعالےٰ نے بڑی وضاحت سے فرمایا کہ ہر قسم کی برکت قرآن کریم میں ہے اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ ہر قسم کی بھلائی اور برکت اور نیکی اور رحمت اور فضل جس کو تم حاصل کرنا چاہو۔ اگر تم قرآن کے علاوہ کسی اور جگہ ڈھونڈو تو تم ہرگز حاصل نہیں کر سکتیں۔ آج جو بھلائی بھی تم لینا چاہو خدا تعالےٰ کی جس برکت اور خدا تعالےٰ کے جس فضل اور خدا تعالےٰ کی جس رحمت کی بھی تم وارث بننا چاہو اس کی تلاش تمہیں قرآن کریم میں کرنی چاہیئے کہ قرآن کریم کے باہر کوئی ایسی خیر نہیں جو قرآن کریم میں نہ مل سکتی ہو اور قرآن کریم میں جو خیر ملتی ہے وہ قرآن کریم سے باہر کہیں سے بھی نہیں مل سکتی۔

غرض تعلیم القرآن کی جو مہم ہے اس میں مجھے یہ دیکھ کر تعجب بھی ہوا اور خوشی بھی ہوئی کہ بہت سی ہماری جماعتیں ایسی تھیں جہاں ہماری بہنیں اور ہماری بچیاں قرآن کریم ناظرہ یا باترجمہ فیصدی کے لحاظ سے مردوں کے مقابلہ میں زیادہ جاننے والی تھیں یعنی بعض جگہیں ایسی بھی ہیں کہ جہاں ہماری ناصرات (ہماری بچیاں) اور لجنہ اماء اللہ کی ممبر یعنی ہماری بہنیں سو فیصدی قرآن کریم ناظرہ پڑھنا جانتی ہیں بعض جگہ اسّی فیصدی اور بعض جگہ ستّر فیصدی قرآن کریم ناظرہ پڑھنا جانتی ہیں۔ ان مقامات پر مرد اس نسبت سے قرآن کریم ناظرہ یا باترجمہ پڑھے ہوئے نہیں۔

پس ایک لحاظ سے تو یہ ہمارے لئے بڑی ہی خوشی کی بات ہے کیونکہ اگر ہماری بہنوں میں قرآن کریم پڑھنے اور قرآن کریم سیکھنے کا اسی طرح رواج ہو جائے تو ہمیں ایک قسم کی تسلی اور تسکین ہوتی ہے کہ ان کی گودوں میں جو احمدی بچے پلیں گے ان کے دلوں میں بھی قرآن کریم کی محبت پیدا ہو چکی ہو گی۔ لیکن اس کے باوجود میں یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ بہت سے ایسے مقامات ہیں جہاں کی لجنہ اماء اللہ نے اس تعلیم القرآن کی مہم کی طرف پوری توجہ نہیں دی۔ جب تک پورے کا پورا جسم مضبوط نہ ہو کسی فرد کو صحت مند نہیں کہا جا سکتا مثلاً اگر کوئی شخص ہر لحاظ سے مضبوط اور صحت والے جسم کا ہو لیکن اس کا دایاں ہاتھ جو شاید اس کے جسم کا پچاسواں حصّہ ہو مفلوج ہو تو ہم اس کو صحت مند نہیں کہہ سکتے۔ یہی حال جماعتوں کا اور الٰہی سلسلوں کا ہے۔ الٰہی سلسلہ کو سو فیصدی صحت مند ہونا چاہیئے۔ صرف ایک بیماری ہے جو الٰہی سلسلوں کے ساتھ ہمیشہ لگی رہتی ہے اور جس سے وہ چھٹکارا حاصل نہیں کر سکتے اور یہ اللہ تعالےٰ کی سُنّت ہے اور اس میں بہت سی حکمتیں ہیں اور وہ نفاق کی بیماری ہے

غرض

نفاق ایک ایسی بیماری ہے

جس میں الٰہی سلسلوں کے بعض افراد ہمیشہ مبتلا رہے ہیں اور اس بیماری کی وجہ سے انہوں نے اپنے لئے جہنّم کی راہیں اختیار کیں اور اللہ تعالےٰ کی ناراضگی کو مول لیا۔ رسول کریم صلے اللہ علیہ وسلم سے بڑھ کر روحانی جذب اور روحانی تاثیر رکھنے والی کوئی ہستی دُنیا میں پیدا نہیں ہوئی۔ لیکن اس عظیم روحانی تاثیر کے باوجود ہمیں نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کے زمانہ میں بھی منافقوں کا وجود نظر آتا ہے اور اس میں علاوہ اَور حکمتوں کے کہ جو ہم جانتے ہیں یا جو ہم نہیں جانتے اور وہ ہمارا رب جانتا ہے ایک حکمت یہ بھی ہے کہ جب الٰہی سلسلوں پر بیرونی حملے بھی ہو رہے ہوں اور اندرونی حملے بھی ہو رہے ہوں تو ان الٰہی سلسلوں پر نیند کا غلبہ نہیں ہوتا۔ وہ ہمیشہ چوکس اور بیدار رہتے ہیں۔ اس بیداری کے لئے جہاں اللہ تعالےٰ ان پر بیرونی حملے کرواتا ہے وہاں ان میں اندرونی طور پر کچھ منافق بھی پیدا کر دیتا ہے جو اُسے اندر سے جھنجھوڑتے رہتے ہیں اور اُسے بیدار رکھتے ہیں۔ اس کے علاوہ کوئی ایسی بیماری (روحانی و اخلاقی) ایسی نہیں جس سے ہم نجات حاصل کر کے ایک صحت مند معاشرہ اور ایک صحت مند حزب اللہ کی بنیاد نہ رکھ سکیں۔

قرآن کریم سے محرومی کوئی ایسی محرومی نہیں جس کا کوئی علاج نہ ہو۔ یہ محرومی نفاق کی طرح کوئی ایسی بیماری نہیں جس کا وجود الٰہی سلسلے میں جس کو اللہ تعالےٰ نے اپنے ہاتھ سے قائم کیا ہو موجود رہے۔ پس اگر کوئی ایک آدمی بھی (سوائے منافقوں کے) قرآن کریم سے غفلت کرتا ہے تو وہ ہمارے لئے تشویش پیدا کرنیوالی چیز ہے اور ہمیں فوراً اس کی طرف متوجہ ہونا چاہیئے لیکن اس وقت ایک یا دو افراد کا سوال نہیں،

بہت سی جماعتیں ایسی ہیں

جہاں جماعت کے افراد نے پورے طور پر قرآن کریم سیکھنے کی طرف، توجہ نہیں کی جیسا کہ میں نے بتایا ہے بہت سے مقامات ایسے ہیں (میں ان کی تفصیل میں نہیں جاتا اور میں یہ نہیں کہتا کہ وہاں ایک شخص یا دو اشخاص قرآن کریم نہیں جانتے۔ ایک شخص بھی ایسا کیوں ہو جو قرآن کریم نہ جانتا ہو) جہاں بیس فیصدی یا تیس فیصدی یا چالیس فیصدی

افراد جماعت مرد اور عورتیں، خدام اور انصار، ناصرات اور اطفال لیے ہیں جو قرآن کریم ناظرہ پڑھنا نہیں جانتے۔ اور نہ وہ ابھی قرآن کریم پڑھنے کی طرف متوجہ ہوئے ہیں یا وہ شروع شروع میں متوجہ ہوئے تھے تو اب ان میں سستی پیدا ہو گئی ہے کیونکہ بعض ایسی جگہیں ہیں جہاں سو فیصدی بچوں اور بڑوں۔ عورتوں اور مردوں نے قرآن کریم پڑھنا شروع کر دیا تھا۔ لیکن مہینہ یا دو مہینہ کے بعد ہمیں یہ اطلاع ملی کہ ان پڑھنے والوں میں سے بعض اب عدم توجہ سے کام لے رہے ہیں اور وہ شوق سے کلاسوں میں نہیں آتے،

میں نے اپنے رب سے یہ عہد کیا ہوا ہے

اور اسی سے میری دعا ہے کہ وہ مجھے اس کی توفیق عطا کرے کہ تین سال کے اندر اندر ہر احمدی کو جو اس قابل ہے (میں یہ فقرہ اس لئے کہہ رہا ہوں کہ بعض اسّی نوّے سال کے بوڑھے ایسے ہیں کہ وہ اس قابل ہی نہیں کہ ان کو اس عمر میں قرآن کریم پڑھایا جا سکے۔ گو ان میں سے بعض شوق سے قرآن کریم پڑھ رہے ہیں۔ لیکن ان کی یہ حالت ہے کہ وہ ہر وقت ایک ہی سبق دہراتے ہیں اور بعض معذور بھی ہوتے ہیں) وہ مرد ہو یا عورت قرآن کریم ضرور پڑھا دوں گا۔ کیونکہ اس کے بغیر ہمیں وہ چیز نہیں مل سکتی جس کے حصول کے لئے جماعت احمدیہ کا قیام کیا گیا ہے لیکن میں یہ بھی سمجھتا ہوں کہ میں اکیلا یہ کام نہیں کر سکتا۔ اگر آپ قرآن کریم پڑھنے اور پڑھانے میں میری ممد و معاون ہوں تو یہ کام ہو جائے گا۔ لیکن اگر آپ اس طرف توجہ نہیں دیں گی تو میں اپنے رب سے امید کرتا ہوں کہ وہ ان لوگوں کو جماعت احمدیہ میں داخل کرے گا جو گو بعد میں آئیں گے لیکن آپ سے ان باتوں میں آگے نکل جائیں گے اور آپ کے لئے ایک وقت ایسا آئے گا کہ جب آپ چاہیں گی کہ قرآن کریم پڑھیں اور پڑھائیں لیکن وقت ہاتھ سے گزر چکا ہوگا اس لئے آپ اپنی تمام ضرورتوں کو پیچھے چھوڑ کر قرآن کریم کی طرف متوجہ ہوں اور اپنے گھروں میں قرآن کریم کا چرچا کریں اور ہر اس بچہ کو جو پڑھنے لکھنے کی عمر کا ہو چکا ہو۔ قرآن کریم پڑھانا شروع کر دیں۔ قرآن کریم ناظرہ پڑھنے میں بھی بڑی برکت ہے گو یہ کوئی تعویذ نہیں لیکن اللہ تعالیٰ نے کچھ اس قسم کی تاثیر اس کے اندر پیدا کر دی ہے کہ جو کوئی خلوص نیت سے اسے پڑھتا ہے۔ اسے ترجمہ نہ بھی آتا ہو تب بھی وہ ایک حد تک اس برکت کو حاصل کرتا ہے اور اس برکت کا ظہور اس صورت میں بھی ہوتا ہے کہ اُسے ترجمہ پڑھنے کا شوق پیدا ہو جاتا ہے پھر وہ مزید برکت حاصل کرتا ہے تو اس کا ظہور اس رنگ میں بھی ہوتا ہے کہ وہ

قرآن کریم کی تفسیر پڑھنے کا شوق

اپنے دل میں پاتا ہے اور وہ اس شوق کو پورا کرنے کے لئے قرآن کریم کی تفسیر کی طرف متوجہ ہوتا ہے۔ اس وقت اللہ تعالیٰ نے ہمارے ہاتھ میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی کتب کی صورت میں اور تفسیر کبیر کی صورت اس قدر اعلیٰ اور اس قدر اچھی اور دلوں کو موہ لینے والی تفسیر دی ہے کہ آج سے پہلے دنیائے اسلام کو قرآن کریم کی ایسی تفسیر عطا نہیں کی گئی تھی۔ آپ میں سے جو بہنیں عربی جانتی ہیں اگر کبھی ان کو موقع ملے تو وہ کسی پرانی مستند بڑی مضبوط اور بڑے پایہ کی تفسیر کو لے لیں اور اس کو پڑھیں اور ساتھ ساتھ اُس کا اِس تفسیر کے ساتھ موازنہ کرتی چلی جائیں جو ان آیات کی حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام نے کی ہے یا جو تفسیر ان آیات کی تفسیر کبیر میں پائی جاتی ہے تو وہ یقیناً اس نتیجہ پر پہنچیں گی کہ بغیر آپ کی کسی خوبی کے اور بغیر کسی قربانی کے اللہ تعالیٰ نے آپ کو اس نعمت سے نوازا ہے کہ اس وقت تک دنیا کی بہترین تفسیر جو ممکن ہو سکتی تھی اس کے دروازے آپ کے لئے کھولے اور وہ دروازے کھلے ہیں اور بڑی بدبخت ہے وہ بہن اور بڑا بدبخت ہے وہ بھائی جو ان کھلے دروازوں کے اندر داخل ہونے کی خواہش نہیں رکھتا۔ اور عملاً ان دروازوں کے اندر داخل نہیں ہو جاتا کیونکہ اس کے بغیر اَلْخَیْرُ کُلُّہٗ فِی الْقُرْاٰنِ ہر قسم کی بھلائی اور نیکی جو قرآن کریم سے حاصل کی جا سکتی ہے ہم حاصل نہیں کر سکتے ——— پس

133

قرآن کریم کی تعلیم

کی جو مہم میں نے جاری کی ہے اس کے سلسلے میں میں آپ بہنوں کو جو ملک کے دور دراز علاقوں سے یہاں تشریف لائی ہیں اور سفر کی صعوبت اٹھا کر محض خدا تعالیٰ کی رضا کے لئے (دُنیا کی خواہش۔ دنیا کا کوئی رتبہ یا وجاہت آپ کا مقصود نہیں) یہاں آئی ہیں قرآن کریم کا واسطہ دیتا ہوں اور کہتا ہوں کہ آپ جب گھروں کو واپس جائیں تو قرآن کریم کی طرف پہلے سے زیادہ توجہ دیں اور اپنے گھروں میں قرآن کریم کے پڑھنے اور پڑھانے کو رائج کریں۔ اسی طرح اپنی لجنہ میں بھی اور اپنے محلہ میں بھی یہ کوشش کریں۔ آپ کی ذمہ داری ان بچوں کی ہے جو آپ کے گھروں میں ہیں خواہ وہ اطفال ہوں یا ناصرات ہوں کیونکہ جو بچے بڑے ہو جاتے ہیں ان کو خدام الاحمدیہ، اور انصار اللہ یا جماعتی نظام سنبھال لیتا ہے اگر وہ سستی کریں تو آپ پر کوئی الزام عائد نہیں ہوگا۔ لیکن اگر آپ سستی کریں تو پھر یقیناً میرے دل میں بھی یہ شکایت پیدا ہوگی کہ ہماری بہنوں نے اپنی اس ذمہ داری کو جو قرآن کریم کے علوم کی اشاعت اور رواج کے سلسلہ میں ان پر عائد ہوتی تھی نہیں نبھایا۔ سو فی صدی نہیں نبھایا یا صحیح معنوں میں نہیں نبھایا۔ اور اللہ تعالیٰ بھی آپ سے پوچھے گا کہ دیکھو میں نے تمہارے ہاتھ میں قرآن کریم دیا تھا۔ میں نے تم پر اپنے فضل سے اور اپنی رحمت سے اس کی تفسیر کے دروازے کھولے تھے تم کیوں اس گھر میں داخل نہ ہوئیں،

تم نے کیوں اس گھر میں قدم نہ رکھا تم اس شہر میں کیوں داخل نہ ہوئیں کہ جس شہر سے بہتر حسن شہر سے خوبصورت اور جس شہر سے حسین اور کوئی شہر نہ تھا اس شہر میں اللہ تعالیٰ کی رضا کی جو راہیں تھیں وہ راہیں کسی اور شہر میں نہ تھیں، تم نے ان راہوں پر چل کر اللہ تعالیٰ کے فضلوں کو حاصل نہ کیا۔ اور ان راستوں پر گامزن نہیں ہوئیں جو اس جگہ تک پہنچا دیتے ہیں جہاں اللہ تعالیٰ بڑے پیار سے اپنے بندہ کو کہتا ہے کہ تیرے اعمال میں بڑے رخنے رہ گئے ہیں لیکن میں اپنی رحمت سے تجھے نوازتا ہوں اور تجھے اپنی مغفرت کی چادر میں لپیٹ لیتا ہوں اور تجھے اپنی رضا کے عطر سے ممسوح کرتا ہوں آ اور میری جنت میں داخل ہو جا۔

پس آپ کے لئے اللہ تعالیٰ نے بڑا ہی عجیب موقع بہم پہنچایا ہے

آپ اس موقع سے فائدہ اٹھائیں

اور اپنی نسلوں میں قرآن کریم کا عشق اِس طرح بھر دیں کہ دُنیا کی کوئی لذّت اور کوئی سرور انہیں اپنی طرف متوجہ نہ کرے، وہ ساری توجہ کے ساتھ قرآن کریم کے عاشق ہو جائیں اور وہ ہر چیز اس سے حاصل کرنے والے ہوں اور وہ دُنیا کے لئے ایک نمونہ بنیں تا قیامت تک آپ کے نام زندہ رہیں اور آنے والی نسلیں حیران ہو کر آپ کی تاریخ کو پڑھیں اور کہیں کہ کیسی عورتیں تھیں اس زمانہ کی جنہوں نے دُنیا کے تمام لالچوں کے باوجود دنیا کے تمام بدارادات کے باوجود دُنیا کو ٹھکرا دیا۔ اور دُنیا کی طرف اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے نور کو اپنے گرد اس طرح لپیٹا کہ وہ جہاں بھی رہیں اور جہاں بھی گئیں وہ اور ان کا ماحول اس نور سے منوّر رہا، جگمگاتا رہا۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی اور ہم کو بھی ہمیشہ اس کی توفیق عطا کرتا رہے۔

گو وقت بہت زیادہ ہو گیا ہے اور میں کچھ ضعف بھی محسوس کر رہا ہوں لیکن میں ایک اور بات بھی اس وقت کہنی چاہتا ہوں اور وہ یہ ہے کہ حضرت مصلح موعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ

نے جماعت میں اور خصوصاً جماعت کی مستورات میں ایک مہم جاری کی تھی اور اس نے بڑی کامیابی حاصل کی تھی اور وہ مہم یہ تھی کہ جماعت بد رسوم اور بُری عادتوں کو چھوڑ دے اور بے تکلف زندگی اور اسلامی زندگی گذارنے کی عادی ہو جائے ایک وقت جماعت پر ایسا آیا کہ حضور اپنی کوششوں میں کامیاب ہوئے اور جماعت بد رسموں سے اور بد رسموں کے بد نتائج سے محفوظ ہو گئی۔ لیکن اب پھر جماعت کا ایک حصہ اس طرف سے غفلت برت رہا ہے۔ خصوصاً وہ لوگ جن کو اللہ تعالیٰ نے دنیوی مال یا دنیوی وجاہتیں عطا کی ہیں وہ بجائے اسکے کہ اپنے رب کے شکر گزار بندے بن کر اپنی زندگیوں کے دن گذارتے لوگوں کی خوشنودی کے حصول کی خاطر اور اس عزت کے لئے جو حقیقت میں ذلت سے بھی زیادہ ذلیل ہے اس دنیا کی عزت اور

بد رسوم کی طرف ایک حد تک مائل ہو رہے ہیں

یہ بد رسوم شادی بیاہ کے موقع پر بھی کی جاتی ہیں اور موت فوت کے موقع پر بھی ہوتی ہیں۔ ہمیں کلیتہً ان کو چھوڑنا پڑے گا ورنہ رسوم کے وہ طوق جو پہلے ہمارے گلوں میں پڑے ہوئے تھے۔ بد رسوم اور بد عادتوں کی وہ بیڑیاں جو پہلے ہمارے پاؤں اور ہاتھوں میں تھیں جن کے متعلق اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا یَضَعُ عَنْهُمْ اِصْرَهُمْ وَالْاَغْلٰلَ الَّتِیْ كَانَتْ عَلَیْهِمْ۔ (اعراف ع ۱۹) وہ ہم اپنے ہاتھوں سے پھر واپس لاکر اپنے ہاتھوں اور پاؤں کو ان میں باندھ دیں گے اور ان طوقوں کو اپنے گلوں میں دوبارہ ڈال لیں گے۔ پھر ہم ان راہوں پر کیسے دوڑیں گے جو اللہ تعالیٰ نے اپنی رضا کی ہم پر کھولی ہیں۔

مختصراً میں بڑی تاکید کے ساتھ آپ میں سے ہر ایک کو کہتا ہوں کہ جیسا کہ خدا تو نے نسیمی لحاظ سے قرآن کریم کے اس اعلان کے ذریعہ ان رسوم کو یک قلم ہٹا دیا ہے آپ اپنے گھروں سے اور اپنی زندگیوں سے ان رسوم کو اور بدعات کو یک سر اور یک قلم فوری طور پر ہٹا دیں اور دُنیا اور دُنیا داروں کی پرواہ نہ کریں اور اپنے رب کی رضا کی پرواہ کریں۔ آپ یا تو خدا تعالیٰ کی رضا حاصل کر سکتی ہیں یا دنیا داروں کی خوشنودی حاصل کر سکتی ہیں۔ اب آپ کی مرضی ہے کہ دُنیا کی رسوم کی طرف جھکیں اور دُنیا کی عارضی خوشی اور دنیا والوں کی عارضی عزت حاصل کر لیں یا یہ کہ آپ دُنیا اور دنیا والوں کی پرواہ نہ کریں اور جو آپ کا رب آپ سے چاہتا ہے وہ آپ کریں۔ مجھے تو ساری رسوم کے نام بھی نہیں آتے۔

بعض رسوم یہ ہیں

کہ لوگ قُل پڑھتے ہیں۔ چالیسواں منایا جاتا ہے اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّا اِلَیْهِ رَاجِعُوْنَ ہم آنحضرت صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ پر

درود بھیجتے ہیں

ہم میں سے جو شخص آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ پر زیادہ درود بھیجنے والا ہے وہی اللہ تعالیٰ سے زیادہ برکتیں اور صلوٰۃ حاصل کرتا ہے۔ ہم خدا تعالیٰ کے حضور دعائیں کر کے یہ چاہتے ہیں کہ وہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کو ہماری طرف سے پہنچیں جب اللہ تعالیٰ ہماری ان دعاؤں کو قبول کرتے ہوئے وہ صلوات جو ہم صَلِّ میں مانگتے ہیں آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کو پہنچاتا ہے تو وہ ہمیں بھی نظر انداز نہیں کرتا۔ وہ ہمیں کہتا ہے کہ تم نے مجھ سے میرے اس محبوب کے حق میں دعا کی ہے اور ان لوگوں کے حق میں دعا کی جنہوں نے اپنی زندگیوں کو میری خاطر اور میری راہ میں قربان کر دیا تھا میں تمہاری اس دعا کو قبول کرتے ہوئے اپنے اس محبوب کو پہلے سے بھی زیادہ صلوات پہنچاتا ہوں (میں جانتے ہوئے صلوات کا لفظ بول رہا ہوں۔ میں اس وقت اس لفظ کے معنوں اور اس کی تفصیل میں نہیں جا سکتا۔ دیر ہو گئی ہے) اور تمہیں بھی ان میں سے حصہ دیتا ہوں۔

یہ قُل اور فاتحہ بڑے عجیب طریق سے پڑھے جاتے ہیں۔ میں ایک دفعہ اپنے ایک غیر احمدی رشتہ دار کے فوت ہونے پر افسوس کے لئے ان کے بچوں کے پاس گیا تو میرے سامنے ایک دوست آئے اور انہوں نے آتے ہی کہا فاتحہ پڑھ لیں انہوں نے ہاتھوں کو اٹھایا اور یوں حرکت دی (حضور نے اس موقعہ پر ہاتھ اٹھا کر بتایا کہ اس طرح حرکت دی) اور اتنے عرصہ میں فاتحہ پڑھی گئی۔ شاید اتنی دیر میں لفظ فاتحہ بھی نہ بولا جا سکے اس سے اس مُردے کو کیا ثواب پہنچ سکتا ہے۔ یہ صرف گندی عادتیں ہیں جن میں ہماری قوم ملوث ہو چکی ہے اور یہ وہ گندی عادتیں ہیں جن میں ہم نے ملوث نہیں ہونا اور ان سے بچتے رہنا ہے جن چیزوں کی نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم اور آپ کے صحابہؓ کو ضرورت نہیں تھی ہمیں بھی ان کی ضرورت نہیں ہے اور جنہوں نے ان بد رسوم کو اختیار کرنا ہے وہ اپنے گھروں میں بیٹھیں اور ان رسوم کو اختیار کریں۔ ہمارا ان سے کوئی تعلق نہیں۔ کیونکہ ہم نے ان گھروں کو چھوڑ کر احمدیت کے قلعہ میں اس لئے داخل ہونا قبول کیا ہے کہ ہمیں یہ چیزیں نہیں بھاتیں۔ ہمیں خدا تعالیٰ کی صلوٰت۔ خدا تعالیٰ کی برکتیں۔ خدا تعالیٰ کی رحمتیں اور خدا تعالیٰ کے فضل کافی ہیں۔ ان کے علاوہ ہمیں کچھ نہیں چاہیئے۔ ہم ان بد رسوم کو کیوں اختیار کریں۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اس سال بعض واقعات (گو وہ تھوڑے ہیں) جماعت میں ہوئے ہیں جن کی وجہ سے میرے لئے ضروری ہے کہ

میں آپ میں سے ہر ایک کو تنبیہ کر دوں

شادی بیٹے کی تھی یا بیٹی کی بعض افراد نے خدا تعالیٰ کے حکم کے خلاف نمائش اور رسوم کو اختیار کیا اور اتنا قرض اٹھا لیا کہ بعد میں انہیں یہ کہنا پڑا کہ ہمارے چندوں میں تخفیف کی جائے۔ اگر یہ صورت تھی تو تم نے ان بد رسوم اور نمائش کو اختیار ہی کیوں کیا تھا کہ اس کی وجہ سے آج تم ثواب سے محروم ہو رہے ہو۔ اس کے اور بھی بہت سے نقصانات ہیں۔ صرف وقتی طور پر ہی ان کی وجہ سے نقصان نہیں ہوتا بلکہ اس سے نقصانات کا ایک سلسلہ چل پڑتا ہے۔ جس میں سے انسان کو گذرنا پڑتا ہے تمہاری زندگی میں کوئی اسراف نہیں ہونا چاہیئے تمہاری زندگی میں کوئی رسم نہیں ہونی چاہیئے۔ خدا تعالیٰ کے بتائے ہوئے طریق کے علاوہ ہماری عزت کے لئے اور کوئی راہ نہیں۔ خدا تعالیٰ کے اس مقام عزت کے بغیر کہ جس میں وہ ہمیں کھڑا کرنا چاہتا ہے ہمارے لئے اور کوئی مقام عزت نہیں۔ دنیا نے جن مقامات کو عزت کی نگاہ سے دیکھا ہے ان سے ہمیں کوئی دلچسپی نہیں اور نہ کوئی سروکار ہے یہ ذہنیت اپنے اندر پیدا کرو تا خدا تعالیٰ کے فضلوں کی زیادہ سے زیادہ وارث ہوتی چلی جاؤ تا تمہارا انجام بخیر ہو تا ہم جب اس دنیا کو چھوڑ کر اپنے پیدا کرنے والے کے پاس پہنچیں (جہاں ساری دنیا مل کر بھی ہمیں کوئی مدد یا فائدہ نہیں پہنچا سکتی) تو وہ اپنی رضا کی جنتوں میں ہمیں رکھے۔ وہ ہم سے راضی ہو کر ہمیں اپنے قہر اور اپنی لعنت کی جہنم میں نہ پھینک دے خدا کرے کہ اس کی رضا ہمارے استقبال کو آئے اور جہنم کے فرشتے ہماری راہ نہ دیکھ رہے ہوں مگر یہ مقام آپ اس وقت حاصل

کرسکتی ہیں جب آپ اس قسم کی بدرسوم اور بدعادتوں کو کلیتہً اور پورے طور پر اور انتہائی نفرت کے ساتھ چھوڑ دیں۔

ان رسوم اور بدعادات سے جماعت کو نفرت کرنی چاہئے

جو لوگ ان بدرسوم اور بدعادات میں مبتلا ہیں ان پر رحم کرنا چاہیئے اور ان میں یہ تبلیغ کرنی چاہیئے کہ خدا کے لئے وہ رسوم چھوڑ دو جو خدا نے نہیں بنائیں اور ان باتوں اور ان راہوں کو اختیار کرو جو خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے مقرر کی ہیں۔ اور اس سلسلہ میں ہم پر یہ بھی فرض ہے کہ ہم قرآن کریم کی ساری کی ساری تعلیم اور ہدایت کی طرف ان لوگوں کو متوجہ کریں جو قرآنِ کریم کی طرف منسوب تو ہوتے ہیں لیکن قرآن کریم ان کے گھروں کی حقیقی زینت نہیں۔ قرآن کریم ان کے ذہنوں کی جلا نہیں۔ قرآن کریم ان کی پیشانی کا نور نہیں۔ قرآن کریم ان کی زبان اور ان کے کانوں اور ان کے دوسرے حواس کا نور نہیں۔ ہمارا فرض ہے کہ ہم ان لوگوں کو بتائیں کہ دنیا کی کوئی زینت قرآن کی بخشی ہوئی زینت سے بڑھ کر نہیں۔ دنیا کی کوئی روشنی قرآنِ کریم کے نور سے زیادہ منور نہیں۔ دنیا کی کوئی عزت ان عزتوں سے بڑھ کر نہیں جو قرآن ہمیں دیتا ہے۔ بزرگی کا کوئی سامان اس بزرگی کے سامان سے بڑھ کر نہیں جو قرآنِ کریم نے بیان فرمایا ہے۔ پس ان دنیوی عزتوں کو چھوڑو۔ ان تمام برائیوں سے قطع تعلق کرو، اور قرآن کریم کی طرف آؤ۔ پس اپنے شہروں میں واپس جاکر قرآن کریم کی تبلیغ شروع کر دو۔ ہماری یہی تبلیغ ہے۔ ہمیں دوسرے لوگ فروعی اختلافی مسائل میں اُلجھا لیتے ہیں لیکن ہم میں اور ہمارے غیروں میں جو احمدی نہیں چاہے وہ کسی فرقہ سے تعلق رکھنے والے ہوں بنیادی اصلی اور حقیقی امتیاز اور فرق یہ ہے کہ ہم میں سے اکثر نے قرآنِ کریم کا جوا اپنی گردنوں پر رکھا ہے اور اس کی ہدایت کے مطابق اپنی زندگیوں کو ڈھالنے کی کوشش کرتے رہتے ہیں اور اس کوشش میں اپنی حسبِ استعداد اور اس قوت کے مطابق جو اللہ تعالیٰ ہمیں عطا کرتا ہے لگے رہتے ہیں لیکن اُن میں سے بہت قرآن کریم کا نام تو لیتے ہیں لیکن قرآن کریم پر عمل کرنے کے لئے تیار نہیں۔ قرآن کریم ان کے حلق سے نیچے نہیں اُترتا۔ موٹی مثال ہے۔

قرآن کریم کا نزول اس لئے ہوا تھا

کہ دنیا میں خالص توحید کو قائم کیا جائے۔ نبی اکرم صلے اللہ علیہ وسلم کو خدا تعالےٰ کے حکم کے ماتحت اس کا اتنا خیال تھا کہ آپ ہر وقت اپنی امت کو یاد دلاتے رہتے تھے کہ اس میں شک نہیں کہ میں خاتم النبیین ہوں۔ میں سب انبیاء سے اعلےٰ ارفع اور افضل ہوں اور میرے مقام تک نہ آج تک کوئی انسان پہنچا ہے اور نہ قیامت تک پہنچ سکتا ہے۔ اور قرآن کریم کی شریعت جو مجھے عطا کی گئی ہے وہ بھی ہمیشہ رہنے والی ہے اور ہر نسل کی ضرورتوں کو پورا کرنے والی اور ہر نسل کے گند کو دھونے والی اور ہر نسل کو اس کی قوت اور استعداد اور ماحول کے مطابق نور عطا کرنے والی ہے لیکن ہوں میں خدا کا بندہ۔ عبودیت کے اس مقام کو جس پر مجھے خدا تعالےٰ نے قائم کیا ہے کبھی نہ بھولنا اور ہمیشہ مجھے خدا کا ایک بندہ ہی سمجھتے رہنا اس لئے کلمہ میں اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے ساتھ وَاَشْهَدُ اَنَّ مُحَمَّدًا عَبْدُهٗ وَرَسُوْلُهٗ کے الفاظ رکھ کر ہمیں یہ مقام ہر وقت یاد دلایا اور بلند و پست سے اس آواز کو اُونچا کیا تاکہ خالص توحید میں کوئی رخنہ نہ پڑ جائے۔ لیکن ہمارے ان بھائیوں میں سے بعض قرآن کریم کو بھی مانتے ہیں اور دعوے کرتے ہیں کہ جس مقامِ توحید پر ہمیں قرآن کریم کھڑا کرنا چاہتا ہے ہم اس پر کھڑے ہیں لیکن ان کی جبینیں قبروں پر بھی جا کر جھکتی ہیں۔ ان میں وہ لوگ بھی ہیں جو بغیر کسی احساسِ ندامت کے اپنی مجلسوں میں یہ اعلان کرتے ہیں کہ جب ہم اپنے کسی وفات یافتہ پیر سے دُعا کرتے ہیں تو ہم یقین رکھتے ہیں کہ وہی پیر صاحب اس وقت ہمارے سامنے آجاتے ہیں اور وہ ہماری دُعاؤں کو سُنتے ہیں۔ ان میں سے بعض وہ بھی ہیں جو دنیوی اسباب کی طرف جھکے اور ان مادی اسباب پر اس قدر بھروسہ اور توکل رکھتے ہیں جتنا صرف خدائے قادر و توانا پر رکھنا چاہیئے۔

134

غرض میں نے بتایا ہے کہ

ہم نے قرآن کریم کا جوا اپنی گردنوں پر رکھا ہے

اور اللہ تعالےٰ کے فضل نے ہمیں یہ معرفت عطا کی ہے۔ اَشْهَدُ اَنْ لَّآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کہنے کے بعد کسی قبر کی پرستش جائز نہیں۔ کسی دنیوی طاقت اور وجاہت کی پرستش جائز نہیں۔ کسی شخصی اقتدار کی پرستش جائز نہیں۔ رشوت، جھوٹ اور حرامخوری پر وہ توکل جائز نہیں جو توکل کہ محض خدا پر کرنا چاہیئے اور دُنیا کی کسی طاقت کو ہم ایسا نہیں سمجھتے کہ وہ خدا کے اذن اور اس کے منشاء کے بغیر ہمیں کوئی بھی عزت یا فائدہ پہنچا سکے۔ پس ہمارے نزدیک لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے یہ معنے ہیں جو میں نے ابھی بیان کئے ہیں لیکن بعض کے نزدیک لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے اعلان کے باوجود قبر کی پرستش بھی جائز ہے۔ ان لوگوں کے نزدیک لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کے اعلان کے باوجود پیروں کی پرستش بھی جائز ہے۔ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ کا نعرہ بلند کرنے کے باوجود جھوٹ کی اور رشوت کی اور اپنے مال اور اسباب کی پرستش بھی جائز ہے۔ ایسے لوگ خدا تعالیٰ کی سچی اور خالص توحید کو بھلا چکے ہیں۔ اللہ تعالیٰ انہیں ہدایت دے اور حقیقی توحید اور معرفت اور عرفان کا حصول ان کیلئے آسان کرے اور محض اپنے فضل سے ہمیں بھی جو احمدیت کی طرف منسوب ہوتے ہیں حقیقی طور پر ایک پکا اور سچا احمدی بنا دے کہ محض احمدیت کی طرف منسوب ہونا کافی نہیں۔ اور اللہ تعالےٰ کی نگاہ میں ہم ایسے بن جائیں کہ وہ اپنے فضل سے ہم پر خوش ہو جائے اور اس زندگی میں وہ ہمیشہ ہم سے وہ کام کروائے جن کاموں سے وہ ہم سے راضی ہو۔ ہم سے کبھی وہ افعال سرزد نہ ہوں۔ وہ اعمال سرزد نہ ہوں جن کے نتیجہ میں وہ ہم سے ناراض ہو جائے۔ اللہ تعالیٰ تمام دُنیا کے مسلمانوں کو بھی قرآن کریم کے سمجھنے اور اسکے علوم اور اس کی معرفت کی باتیں اور اسکی ہدایتوں کی معرفت اور عرفان حاصل کرنے کی توفیق عطا فرمائے اور انکو بھی حقیقی معنی میں اور سچے طور پر مسلمان بنا دے۔ وہ صرف خدا کی طرف منسوب ہونیوالے ہوں۔ صرف محمد رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی غلامی میں ساری عزتوں کو دیکھنے والے ہوں بلکہ نہ صرف انکو بلکہ دُنیا میں جو عیسائی اور دہریہ یہودی اور دوسرے مذاہب کے پیرو یا لامذہب یا بدمذہب اقوام ہیں خدا کرے کہ ان کے سینے اور دل بھی قرآن اور اسکی تعلیم اور اسکے نور کیلئے کھل جائیں۔ خدا کرے کہ ہم ہمیشہ اس بات کی توفیق اسکے فضل سے پاتے رہیں کہ خدا کی توحید کے قیام اور اسلام کی اشاعت کیلئے ہم ہر اس قربانی کو بشاشت کیساتھ کرنے کیلئے تیار ہوں جو قربانی خدا اور اس کا سلسلہ ہم سے چاہے اور اس کا مطالبہ کرے۔ اللّٰھم آمین۔

ہمیں اپنے لئے بھی اور اپنوں کے لئے

ہمیشہ دعا کرنی چاہیئے

نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ہے کہ اگر چھوٹی سے چھوٹی چیز کی بھی ضرورت ہو تو تم یہ نہ سمجھنا کہ تم اسے خود حاصل کر سکتی ہو۔ جب تک کہ اللہ تعالیٰ کا فضل نہ ہو۔ اگر کسی نے گھڑے میں سے پانی نکال کر پینا ہو تو آپ میں سے کسی کے ذہن میں یہ بات نہیں آنی چاہیئے کہ گھڑا ہے۔ گھڑے میں پانی بھی موجود ہے۔ میں ہوں صحت بھی ہے۔ میں اُٹھ کر اپنے طور پر خدا تعالیٰ کی توفیق کے بغیر اس گھڑے میں سے پانی نکال کر پی سکتی ہوں ایسی بات دماغ میں نہیں آسکتی اگر حقیقی عرفان دل میں ہو کیونکہ سینکڑوں ہزاروں لوگ اس دنیا سے اس وقت گذر گئے کہ جب انہوں نے گھڑے سے پانی پینے کے لئے قدم اٹھایا اور ابھی گھڑے تک پہنچے بھی نہیں تھے کہ موت کے فرشتے نے انہیں آدبوچا اور ان کا یہ خیال اور یہ وہم کہ ہم اپنے زور اور اپنی طاقت اور قوت سے اُٹھ کر اس گھڑے سے پانی پی سکتے ہیں غلط ثابت ہوا۔ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم نے تو یہاں تک فرمایا ہے۔ کہ اگر تمہاری جوتی کا تسمہ ٹوٹ جائے تو وہ بھی خدا تعالیٰ سے مانگو۔ یہ نہیں سمجھنا چاہیئے کہ یہ تسمہ پیسہ یا دو پیسہ کی چیز ہے۔ تمہارے گھر پیسہ بھی ہے۔ پھر گھر میں تمہارا خاوند یا تمہارا بھائی یا تمہارا بیٹا بھی ہے جو بازار جا سکتا ہے اور بازار میں تسمہ موجود ہے اور وہ خرید کر لا سکتا ہے کیونکہ ہو سکتا ہے کہ اس عرصہ میں اللہ تعالیٰ تمہاری جان نکال لے جیسا کہ وہ اس سے پہلے بہتوں کی جان نکال چکا ہے۔ پس اپنے لئے بھی اور اپنے ہر کام کے لئے بھی چاہے وہ چھوٹا ہو یا بڑا ہر وقت دعا کرتے رہنا چاہیئے۔

مومن پر اللہ تعالیٰ نے یہ بڑا فضل کیا ہے کہ اگر وہ چاہے تو اپنی زندگی کا ہر لمحہ خدا تعالیٰ کی عبادت میں گذار سکتا ہے کیونکہ جب وہ سونے لگتا ہے تو اس وقت بھی آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد کے مطابق وہ بعض دعائیں مانگ لیتا ہے جس کے نتیجہ میں اسکے نیند کے لمحات بھی ایک طرح عبادت ہی میں گذرتے ہیں۔ پھر بیدار زندگی کے ہر لمحہ میں وہ کچھ نہ کچھ کر رہا ہوتا ہے اور اگر اس کچھ نہ کچھ کرنے کے وقت وہ خدا تعالیٰ سے دعا کرتا رہے تو اس کی بیدار زندگی کا ہر لمحہ بھی اللہ تعالیٰ کی عبادت میں گذرے گا۔ اس کے بعد ہم اپنے رب پر یہ توقع اور امید اور یقین رکھتے ہیں کہ وہ ہمارے اعمال اور ہماری دعاؤں کے ان ہزاروں رخنوں کو اپنے فضل سے دور کر دے گا جو ہماری کوشش اور دعا کے باوجود رہ جاتے ہیں۔

شیطان کے ہزاروں وساوس ہیں

جو ہمارے دل میں پیدا ہوتے ہیں بعض کو ہم پہچان لیتے ہیں اور دعاؤں کے ذریعہ انہیں اپنے دل سے نکال لیتے ہیں اور بعض ہمارے علم میں بھی نہیں آتے۔ شیطان خفیہ طور پر ہمارے دل میں وسوسہ پیدا کرتا رہتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کہتا ہے کہ تم اس حالت میں میرے پاس آئے ہو کہ نہ تو تمہاری دعائیں کامل اور مکمل اور رخنہ کے بغیر ہیں اور نہ تمہارے اعمال کمزوریوں اور فساد کے بغیر ہیں لیکن چونکہ تم مجھ پر یقین رکھتے رہے ہو۔ اس لئے میں اس یقین کے صدقے اور اپنی قوتوں کے طفیل اور اپنی اس رحمت کی وجہ سے جس کے عام ہونے کا میں نے قرآن کریم میں اعلان کیا ہوا ہے۔ تمہاری دعاؤں کو سنتا ہوں۔ میں اس زندگی میں بھی تمہیں اپنی رحمتوں سے نوازتا رہوں گا۔ اور تمہارا انجام بخیر کروں گا اور اُخروی زندگی میں بھی تمہیں اپنی رحمتوں سے نوازوں گا اور تم ابد الآباد تک میری رحمتوں اور رضا کو حاصل کرتے رہو گے

غرض اپنے لئے بھی دعا کرنی ضروری ہے۔ کام چھوٹا ہو یا بڑا

ہمیں اٹھتے بیٹھتے سوتے جاگتے دعا میں اپنا وقت گذارنا چاہیئے

اس پر نہ کوئی پیسہ خرچ آتا ہے اور نہ کوئی تکلیف تمہیں اٹھانی پڑتی ہے نہ کوئی صعوبت برداشت کرنی پڑتی ہے۔ مفت کا سودا ہے آسان راہ ہے جو خدا تعالیٰ نے ہمارے لئے کھولی ہے۔ اگر ہم اس آسان راہ سے بھی فائدہ نہ اٹھائیں تو ہمارے جیسا بدبخت کوئی نہیں ہوگا۔ پھر اپنوں کے متعلق مثلاً اپنے بچے ہیں۔ اپنے خاوند ہیں۔ اپنے باپ دادا اور دوسرے بزرگ رشتہ دار ہیں اپنے ہمسائے ہیں۔ اپنے محلہ والے ہیں اپنے قصبہ اور شہر والے ہیں یا گاؤں والے ہیں! اپنے ملک میں بسنے والے ہیں اپنی دنیا میں رہائش پذیر ہونے والے ہیں۔ اپنی دنیا سے تعلق قائم کر کے اس دنیا سے جدا ہو جانے والے یا اپنی دنیا سے آئندہ تعلق قائم کرنے والے ہیں۔ آدم سے لیکر اب تک جو بنی آدم پیدا ہوئے اور جو قیامت تک پیدا ہوتے رہیں گے سب کو اپنی دعا کی سخاوت میں شامل کر دو تا جب اللہ تعالیٰ سخاوت پر آوے تو وہ سب حدود کو توڑتا ہوا ہم سے رحمت کا سلوک کرنے والا ہو۔ پس دعاؤں میں خود کو بھی۔ اپنوں کو بھی اور جو ابھی اپنے نہیں ہوئے انہیں بھی یاد رکھو۔ خدا تعالیٰ پر کامل بھروسہ رکھو۔ اس سے کبھی ناامید مت ہو ہر دُکھ میں اسے یاد کرو اور ہر سُکھ میں اُسے بھولو نہیں اور خدا تعالیٰ کے شکر گزار بندے اور بندیاں بن کر اپنی زندگی کے دن گزارو۔ اگر یہ کرو گے تو دنیا وہی معجزانہ نظارے آج پھر دیکھے گی جو معجزانہ نظارے اس نے آج سے چودہ سو سال پہلے دیکھے اور آج تک وہ حیران ہے کہ یہ کیا ہوا تھا۔ اللہ تعالیٰ ہمیں انہی صحابہؓ کے نقش قدم پر چلنے کی توفیق عطا کرے اور انہی صحابیات کے نورانی لباسوں میں اپنی زندگی کے یہ دن گذارنے کی توفیق عطا کرے۔ آمین۔

امانت تحریک جدید

امانت تحریک جدید میں روپیہ کیوں رکھا جائے

حضرت خلیفۃ المسیح الثانی المصلح الموعود کی جاری کردہ تحریک ہے
امام وقت کی آواز پر لبیک کہنا ہم سب کا فرض ہے
یہ ایک الہامی تحریک ہے
امانت تحریک جدید میں روپیہ رکھوانا فائدہ بخش بھی ہے اور خدمت دین بھی
اس فنڈ میں آپ اپنے لئے اور اپنے بچوں کے لئے چھوٹی چھوٹی رقم جمع کروا سکتے ہیں
اور بوقت ضرورت واپس بھی لے سکتے ہیں۔
مزید تفصیلات کیلئے افسر امانت تحریک جدید سے رجوع فرمائیں

حب اٹھرا جیسے ڈھ مرض اٹھرا کی شہرہ آفاق دوائی تولہ ۲ روپے مکمل کورس گیارہ تولے بیس ۲۰ روپے حکیم نظام جان اینڈ سنز گوجرانوالہ
بالمقابل ایوان محمود ربوہ

زیورات کے لئے ہمیشہ ہماری خدمات حاصل کریں، میاں عبدالسلام عبدالمنان ناصر پاک جیولرز گولبازار ربوہ

سوتی و ریشمی کپڑا
خریدنے کے لئے
مومن کلاتھ ہاؤس
گولبازار۔ ربوہ
میں
تشریف لائیں
واجبی قیمت اور دیانتداری
ہمارا نصب العین ہے۔
پروپرائٹر خواجہ عبدالمومن قریشی مارکیٹ گولبازار ربوہ

تریاق سل
135
یہ دوا سل کے مادہ کو روکنے کے لئے اکسیر کا کام دیتی ہے جو لوگ اس موذی مرض کا شکار ہوں اور جن پر سل کی دوائیں اثر نہ کرتی ہوں وہ اس دوا کو استعمال کر کے دیکھیں انشاءاللہ مفید پائیں گے۔ قیمت مکمل کورس دس روپے۔
تحسین منجن دانتوں اور مسوڑھوں کی تمام بیماریوں کا بہترین علاج۔ دانتوں کی کھوئی ہوئی چمک حاصل کرنے کے لئے دواخانہ خدمت خلق کا تیار کردہ تحسین منجن استعمال کریں۔ قیمت فی ڈبیہ صرف ایک روپیہ۔
دواخانہ خدمت خلق رجسٹرڈ ربوہ

لائل پور میں
اپنی نوعیت کی واحد دکان جہاں سے آپ کو ہر قسم کا صوفہ کلاتھ، پردہ کلاتھ، سیٹ بستر فرش دریاں کھیس تولئے جار نماز تھوک اور پرچون مل سکتے ہیں۔
وسیم ٹیپسٹری ہاؤس
چوک گھنٹہ گھر امین پور بازار لائل پور

حیوانات کی امراض
کے لئے مجرب نسخہ جات کا لٹریچر مفت طلب کریں
ڈاکٹر راجہ ہومیو اینڈ کمپنی گولبازار۔ ربوہ

عمارتی لکڑی
ہمارے ہاں عمارتی لکڑی دیار کیل پڑتل چیل کافی تعداد میں موجود ہے
ضرورت مند احباب ہمیں خدمت کا موقع دے کر مشکور فرمائیں
سٹار ٹمبر سٹور ۹۰ فیروزپور روڈ، لاہور

نور کاجل
ربوہ کا مشہور عالم تحفہ
آنکھوں کی صحت اور خوبصورتی کے لئے مفید ترین سرمہ، بیسیوں جڑی بوٹیوں کا سیاہ رنگ جوہر ناخنہ بانی بہنا، بہمنی خارش وغیرہ امراض چشم کا بہترین علاج۔
قیمت فی شیشی سوا روپیہ

سرمہ خورشید
ایک لاجواب اور عجوبہ روزگار سرمہ
آنکھوں کی ہٹیلی امراض
ککرے، موتیا، جالا، پھولا
کے لئے مفید ہے۔
نظر کو طاقت دیتا اور پانی روکتا ہے
فی شیشی ۷۵ پیسے

خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ فون ۳۸

تابل اعتماد سروس
سرگودھا سے سیالکوٹ
عباسیہ ٹرانسپورٹ کمپنی
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کریں
(منیجر)

بہترین مال
بارعایت دام
شیخ جنرل سٹور
بالمقابل ایوان محمود گولبازار۔ ربوہ

سرمہ نور والوں کا
نورانی کاجل
آنکھوں کی خوبصورتی اور صفائی کے لئے بہترین تحفہ
قیمت ایک روپیہ ۲۵ پیسے

قادیان کا قدیمی مشہور عالم اور بے نظیر تحفہ
سرمہ نور رجسٹرڈ
اطباء ڈاکٹر روحانی امراض اور بڑی بڑی بزرگ ہستیوں کو گرویدہ اور گاہکوں کو مجسم اشتہار بنا رہا ہے جملہ امراض چشم کیلئے اکسیر ثابت ہو چکا ہے۔ فی تولہ ۲ روپے۔

احباب ہمیشہ اپنی قابل اعتماد سروس
پرنس
ٹرانسپورٹ کمپنی لمیٹڈ لاہور
کی
آرام دہ بسوں میں سفر کریں۔ (منیجر)

طاقت کی دوائی
مایوس اور کمزور نوجوانوں کا زندگی بخش علاج
مکمل کورس ۳۰ روپے

اکسیر اٹھرا
بچے ضائع ہو جاتے ہوں پیدا ہو کر مر جاتے ہوں
اس کا استعمال از حد مفید ہے مکمل کورس ۱۸ روپے

ترسیل زر اور انتظامی امور سے متعلق
منیجر روزنامہ الفضل ربوہ
سے خط و کتابت کیا کریں
(منیجر)

ادویات ملنے کا پتہ شفاخانہ رفیق حیات رجسٹرڈ ٹرنک بازار سیالکوٹ

ہر قسم کا سامان بجلی تیار کرنے والی فرم
ایس۔ ایس۔ آئی
مثلاً ۱۵ ایمپیر پلگ پورسلین
پلگ دوپن مسالہ و پورسلین
۱۵ ایمپیر شو تھری پن
ہینڈل شو دوپن
شفیع سنز انڈسٹریز، سمال انڈسٹری سٹیٹ سیالکوٹ

ضروری گذارش

بعض احباب نے ہدایت فرمائی ہوئی ہے کہ ان کو الفضل کا وی پی نہ بھجوایا جایا کرے بلکہ خط کے ذریعہ قیمت کا مطالبہ کیا جایا کرے لیکن اکثر کی خدمت میں کئی کئی خطوط ارسال کئے جاتے ہیں مگر وہ ان کا جواب دینے میں تساہل برتتے ہیں ایسے احباب کی خدمت میں گزارش کی جاتی ہے کہ آئندہ صرف دو مرتبہ ہفتہ کے وقفہ کے بعد یاد دہانی کرائی جایا کرے گی اور تیسری مرتبہ وی پی بھجوا دیا جایا کرے گا امید ہے کہ ایسے احباب وی پی وصول کر کے دفتر ہذا سے تعاون فرمائیں گے۔

(منیجر الفضل ربوہ)

تریاق اٹھرا اٹھرا کے علاج کے لئے کورس ۱۵ روپے نور نظر اولاد نرینہ کیلئے کورس ۲۵/- روپے، خورشید یونانی دواخانہ رجسٹرڈ ربوہ۔ فون ۳۸

دسویں کل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ کا دوسرا دن

پاکستان ویسٹرن ریلوے اور پاکستان پولیس کی ٹیمیں فائنل میں پہنچ گئیں

کالج سیکشن میں ٹی آئی کالج ربوہ اور لاء کالج لاہور کے درمیان اور سکول سیکشن میں ٹی آئی سکول ربوہ اور پاپی ٹیکنک سکول لاہور کے درمیان فائنل مقابلہ ہوگا

فائنل میں پہنچنے کے لئے نامور ٹیموں کے درمیان جان توڑ مقابلے اور معیاری کھیل کا مظاہرہ

ربوہ ۱۰ر فروری۔ کل مورخہ ۹ر فروری کو دسویں کل پاکستان ناصر باسکٹ بال ٹورنامنٹ کے دوسرے دن پاکستان ویسٹرن ریلوے اور پاکستان پولیس کی ٹیمیں فائنل میں پہنچ گئیں۔ سیمی فائنل مقابلوں میں ریلوے نے ہیلے کلب کو ۷۲ کے مقابلے میں ۸۱ پوائنٹ سے شکست دی۔ اور پولیس نے فضل عمر کلب پر ۴۲ کے مقابلہ میں ۵۲ پوائنٹس سے سبقت حاصل کی۔ کالج سیکشن میں ٹی آئی کالج ربوہ اور لاء کالج لاہور کے درمیان فائنل مقابلہ ہوگا اور سکول سیکشن میں تعلیم الاسلام ہائی سکول ربوہ اور پاپی ٹیکنک سکول لاہور کی ٹیمیں فائنل مقابلہ میں ایک دوسرے کے بالمقابل ہوں گی۔ فائنل مقابلے آج ایک بجے بعد دوپہر ہوں گے۔ جن کے اختتام پر انعامات کی تقسیم عمل میں آئے گی۔

کل فائنل میں پہنچنے کے لئے ملک کی نامور ٹیموں کے درمیان جان توڑ مقابلے ہوئے اور مانے ہوئے کھلاڑیوں نے بہت بلند پایہ کھیل کا مظاہرہ کیا۔ کل کھیل کے میدان میں بہت رونق رہی۔ ادرشائقین نے بہت کثیر تعداد میں موجود رہ کر اچھے اور معیاری کھیل کا لطف اٹھایا۔ کل ٹورنامنٹ کے دوسرے دن جو میچ کھیلے گئے ان کی تفصیل درج ذیل ہے:۔

کلب سیکشن:۔

		سکور
ریلوے	بالمقابل میاں چنوں کلب	۶۴-۳۵
سرگودھا سیکشن	، مائل کلب	۴۰-۱۸
فضل عمر کلب	، پولیس	۴۲-۵۲

ریلوے بالمقابل ہیلے کلب ۸۱-۷۲

فرینک فائیو ، فرینڈز ۱۷-۲۲

کالج سیکشن:۔

لاء کالج لاہور بالمقابل گورنمنٹ کالج جھنگ ۵۶-۳۰

ٹی آئی کالج ، گورنمنٹ کالج سرگودھا ۵۵-۱۷

اسلامیہ کالج چنیوٹ ، گورنمنٹ کالج جھنگ ۱۲-۱۰

سکول سیکشن:۔

ٹی آئی سکول ربوہ بالمقابل گورنمنٹ پالی ٹیکنک سکول لاہور ۵۴-۲۸

ان میں سے فضل عمر کلب اور پولیس کے مابین نیز ریلوے اور ہیلے کلب کے مابین جو میچ ہوئے وہ بہت جاندار تھے۔ اول الذکر میچ میں فضل عمر کلب کے نصیر بندہ اور پولیس کے چن کا کھیل بہت پسند کیا گیا ان کا انفرادی سکور علی الترتیب ۲۶ اور ۱۴ رہا۔ موخر الذکر میچ میں ریلوے کے نصر اور ہیلے کے منیر نے بہت شاندار کھیل کا مظاہرہ کیا۔ دونوں نے چھبیس چھبیس پوائنٹس سکور کئے۔

درخواست دعا

(۱) محمد عید اللہ صاحب ابن حاجی رب نواز صاحب فیکٹری ایریا ربوہ چند روز سے بعارضہ ٹائیفائڈ بیمار ہیں۔ گزشتہ رات بخار کے علاوہ بندش پیشاب کی تکلیف بھی ہوگئی۔ احباب ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں۔ نیز حاجی صاحب خود بھی چند روز سے بیمار ہیں۔ ان کی صحت کے لئے بھی دعا کی درخواست ہے۔ (احمد حسین کاتب الفضل)

(۲) مکرم غلام رسول صاحب صدیقی آف نوشہرہ جو کہ اپنے خاندان میں واحد احمدی ہیں گلے کی ایک عبیدہ اور تشویشناک بیماری میں مبتلا ہیں۔ ان کی صحت کاملہ کے لئے دعا فرمائیں

(مرزا ظفر احمد بیت الحفیظ دارالصدر ربوہ)

ضروری اور اہم خبروں کا خلاصہ

کھے سان کے اگلے مورچوں پر بھی چھاپہ ماروں کا قبضہ

سائیگون ۱۰ر فروری۔ چھاپہ ماروں نے کل کھی سان کے امریکی فوجی اڈہ کے اگلے امریکی مورچوں پر قبضہ کر لیا ہے اور وہ آہستہ آہستہ امریکی فوجوں کی دوسری دفاعی لائن کی جانب پیش قدمی کر رہے ہیں۔ ویٹ کانگ ریڈیو نے دعویٰ کیا ہے کہ گزشتہ ۱۲ گھنٹہ سے اس علاقہ میں گھمسان کی جنگ ہو رہی ہے اور امریکی فوج سخت نقصان اٹھانے کے بعد پسپا ہونی شروع ہو گئی ہیں۔ سائگون میں امریکہ کے سرکاری ذرائع نے چھاپہ ماروں کے اس دعوے کو تسلیم نہیں کیا ہے لیکن اس بات کا اعتراف کیا ہے کہ کھی سان میں شدید جنگ ہو رہی ہے ایک اطلاع کے مطابق امریکہ کے فوجی اڈے کے قریب جس پہاڑی کو امریکہ کے فوجیوں نے چھاپہ ماروں سے واپس لے لیا تھا اسی پر دوبارہ چھاپہ ماروں نے قبضہ کر لیا ہے۔ ہوئے میں بھی شدید جنگ ہو رہی ہے اور چھاپہ مار اپنی فوجوں کو کمک پہنچانے میں کامیاب ہو گئے ہیں۔ ڈیلٹا کے علاقہ میں دو شہر عملی طور پر ۲۴ گھنٹہ کی شدید لڑائی میں کھنڈر بن گئے ہیں اور ان کے مکین محفوظ علاقوں میں بھاگ گئے ہیں پورے ملک میں بے گھر ہونے والے لوگوں کی تعداد سات لاکھ تک پہنچ گئی ہے۔

امریکہ دوبارہ بمباری شروع کر دے گا

واشنگٹن ۱۰ر فروری۔ امریکی حلقوں نے بتایا ہے کہ ویٹ نام میں صلح کی بات چیت کے لئے شمالی ویٹ نام کی نئی شرائط بھی امریکہ نے مسترد کر دی ہیں۔ اس کے ساتھ ہی اس بات کے واضح امکانات موجود ہیں کہ امریکہ ہنوئی اور ہائی پھونگ پر دوبارہ بمباری شروع کر دے گا۔ امریکی حلقوں نے بتایا ہے کہ شمالی ویٹ نام کے وزیر خارجہ نے گزشتہ روز صلح کی بات چیت کرنے کے لئے جو شرائط پیش کی تھیں وہ امریکہ کو قبول نہیں ہیں اس کی وجہ جنوبی ویٹ نام پر ویٹ کانگ اور شمالی ویٹ نام کی فوج کا حملہ ہے۔ امریکی وزیر خارجہ مسٹر ڈین رسک نے ایک پریس ڈیژن انٹرویو میں واضح کر دیا ہے کہ ویٹ نام کی موجودہ صورت حال انتہائی نازک ہے۔

پیشگوئی مصلح موعود کی یاد میں جلسے

۱۸ر فروری بروز اتوار منعقد کئے جائیں

جماعت ہائے احمدیہ پیشگوئی دربارہ حضرت المصلح الموعودؓ کی یاد تازہ رکھنے کے لئے ۲۰ر فروری کو جلسے کیا کرتی ہے۔ امسال ۲۰ر فروری کو منگل کا دن ہے اور احباب جماعت کو اتوار کے دن جلسے کرنے میں سہولت ہوگی، اندریں صورت نظارت ہذا کی طرف سے اعلان کیا جاتا ہے کہ ۱۸ر فروری بروز اتوار پیشگوئی ۲۰ر فروری ۱۸۸۶ء کی یاد میں جلسے کئے جائیں۔ امراء و صدر صاحبان نوٹ فرمالیں اور تیاری شروع کر دیں۔ اس اہم پیشگوئی کے شایان شان جلسے کئے جاویں۔ اور نظارت اصلاح وارشاد کو رپورٹ بھجوائی جائے

(ناظر اصلاح وارشاد)

صدر ایوب صحت یاب ہو گئے

راولپنڈی ۱۰ر فروری۔ صدر ایوب کا بخار اتر گیا ہے اور ان کا ٹمپریچر نارمل ہو گیا ہے ان کے ذاتی معالج لفٹننٹ کرنل ایم اے رشید محی الدین نے اعلان کیا ہے کہ صدر کی کھانسی کم ہو گئی ہے۔ اور وہ اب آرام محسوس کر رہے ہیں۔

صدر عارف کو پاکستان کا دورہ کرنے کی دعوت

بغداد ۱۰ر فروری۔ بغداد میں پاکستان کے سفیر حکیم محمد احسن نے بتایا ہے کہ صدر ایوب نے عراق کے صدر عبدالرحمن عارف کو پاکستان کا دورہ کرنے کی دعوت دی ہے صدر ایوب نے اسے قبول کر لیا ہے۔

رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴